



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

میک
الحمد
کادای

لاہور
الحمد

مردن جمعیت
الحمد
پاکستان
کارتجان

جلد: 47 | 26 محرم تا 2 صفر 1438ھ | 28 اکتوبر تا 3 نومبر 2016ء | شمارہ: 42

نبی کریم ﷺ کا پیغام
امت کے نام!



صنف نازک
اسلام عورت کی
عفت و عصمت کا محافظ!



تحریک انصاف
کادھرنا

لشکر کشی کے ذریعے اسلام آباد
پر قبضے کے نتائج خوفناک ہوں گے۔

امیر مہاشا جعفری



نوائے قرآن

زنگ آلود دلوں اور تمام پریشانیوں
کا علاج قرآن کریم میں!



زندگی میں تمام جائیداد کسی کو دے دینا؟!



عاشورہ محرم اور توسیع طعام؟!



مطلقہ بیوی کا جہیز کی واپسی کا مطالبہ؟!

قرآن مجید
پیش قدمی

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

اللہ تعالیٰ کو خالق ماننے کا تقاضا

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿يَلَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهٖ ۗ اَللّٰهُ ۙ﴾ (البقرہ)
 ”آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب اللہ کا ہے۔ تم اپنے دل کی باتیں خواہ ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ بہر حال ان کا حساب تم سے لے لے گا۔“

اللہ خالق و مالک نے اس وسیع کائنات کو پیدا فرمایا اور وہی مالک زمین و آسمان ہے اور ان تمام چیزوں کا مالک ہے جو آسمان و زمین میں ہیں، تمام چیزوں کا اللہ ہی کی ملک ہونا، یہی وہ بنیادی حقیقت ہے جو دین اسلام کی اولین بنیاد ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اس رب کائنات کے آگے سر اطاعت جھکا دے۔ انسان کے لیے اس کے سوا کوئی دوسرا عمل جائز اور روا نہیں ہو سکتا، کیونکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا تو ہے۔ آیت کریمہ کا یہ ٹکڑا اپنے اندر بیک وقت تین مفہوم رکھتا ہے۔ ایک تو یہ کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے، دوسرا یہ کہ ہر چیز اسی کے اختیار و تصرف میں ہے، تیسرا یہ کہ بالآخر ہر چیز کا مرجع اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے۔
 اس کے بعد رب کریم نے مزید توضیح کے ساتھ فرمادیا کہ ہر انسان فرداً فرداً اپنے خالق کے سامنے ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ اور یہ بھی کہ جس بادشاہ زمین و آسمان کے سامنے انسان جواب دہ ہے، وہ غیب و شہادت کا ظلم رکھنے والا ہے، حتیٰ کہ دلوں کے چھپے ہوئے ارادے اور خیالات تک اس سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

﴿وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهٖ ۗ اَللّٰهُ ۙ﴾

”تم اپنے دل کی باتیں خواہ ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ بہر حال ان کا حساب تم سے لے لے گا۔“

اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو اس لیے جانتا ہے کیونکہ وہ خالق کائنات ہے اور انسان بھی دوسری تمام مخلوقات کی طرح اس کا مملوک و محکوم ہے لیکن یہ مخلوق بعض خصوصیات و امتیازات کی حامل ہے۔ اسے کائنات میں ایک مخصوص حیثیت عطا کی گئی ہے۔ اس کا ایک امتیاز یہ ہے کہ وہ کائنات کی دوسری موجودات کی تسخیر اور ان کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس امتیازی حیثیت کے عین تقاضے کے مطابق انسان کو اپنے خالق کے حضور ذمہ دار اور جوابدہ بھی گردانا گیا ہے۔ کائنات میں ان قوتوں اور صلاحیتوں کے استعمال کے جو وسیع مواقع حاصل ہیں، ان سے استفادہ کرنے میں انسان اپنے مالک کے حضور جوابدہ ہے۔ اسی حقیقت کو قرآن کریم میں محاسبہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

یعنی جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جن امور سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے ان میں انسان کا کیا رد عمل رہا؟ اور کیا انسان نے اللہ کی احکامات کو دل سے تسلیم کیا یا کہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر صرف نام کا مسلمان رہا اور دل میں نفاق کو چھپائے رکھا، اسلام کا نام لیا تو رہا، لیکن علماء اسلام سے بغض و عداوت برتتا رہا، ان پوشیدہ خیالات و اعمال کے بارہ میں باز پرس ہی محاسبہ ہے۔ جو انسان اپنے اندر اپنے محاسبہ کا خوف رکھتا ہے تو وہ زندگی کا ہر قدم پھونک پھونک کر رکھتا ہے اور کسی بھی عمل سے پہلے اس بات کی یقین دہانی کرتا ہے کہ اس پر خالق کا کیا حکم ہے۔ البتہ اگر غلطی سے کسی برے عمل کا خیال انسان کے دل میں آجائے اور اس پر وہ عمل بھی نہ کر سکے اور پھر اس خیال کے آنے پر اسے ندامت بھی ہو تو ایسے وساوس اور خیالات پر اللہ غفور و درگزر کا معاملہ فرمائیں گے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

کسی کی طرف اسلحہ سیدھا کرنا

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: "لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ."] (متفق علیہ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف اسلحہ نہ لہرائے۔“
 اپنی حفاظت یا شکار کے لیے اسلحہ رکھنا جائز ہے مگر اس کی سرعام نمائش کرنا سخت منع ہے۔ ضرورت کے وقت اسلحہ ساتھ بھی رکھا جاسکتا ہے لیکن اسے چھپا کر رکھا جائے۔ اپنے اسلحے سے کسی شخص کو ڈرانا اور مذاق میں اس کی طرف تان لینا خلاف شریعت ہے۔ بعض اوقات غلطی سے اسلحہ چل سکتا ہے اگر وہ کسی کی طرف رخ کر کے پکڑا گیا ہے یا اسے ڈرانے کے لیے اس کی طرف کیا گیا ہے تو نقصان ہو سکتا ہے۔ ایسے حالات و واقعات سامنے آتے رہتے ہیں کہ مذاق مذاق میں اسلحہ چل جاتا ہے اور دوستوں کے ہاتھوں دوست زخمی ہو جاتا ہے اور بعض اوقات موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

شریعت کے ہر حکم میں حکمت پوشیدہ ہوتی ہے لہذا حضور اکرم ﷺ نے تعلیم فرمائی ہے کہ کوئی کسی کی طرف اسلحہ تان کر اسے خوفزدہ نہ کرے۔ اسلحہ دور کی بات ہے چھری بھی دوسرے کی طرف سیدھی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ چھری کسی شخص کو پکڑانے کا ادب یہ ہے کہ اس کا پھل یعنی تیز دھار اپنے ہاتھ میں پکڑ کر دیتی اسے پکڑائی جائے تاکہ غلطی سے بھی کوئی نقصان نہ ہو۔

آجکل اسلحہ لوگوں کے پاس عام ہے ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اپنا اسلحہ ساتھ لے کر چلنا شروع کر دیتے ہیں جس کا بعض دفعہ نقصان بھی ہوتا ہے۔ شادی بیاہ کے موقعوں پر ایسے حالات سامنے آتے رہتے ہیں۔ اسلحہ تیار کرنا اس کی خرید و فروخت اور اپنے تحفظ کے لیے رکھنا درست ہے۔ جبکہ غرض یہ ہے کہ میں اس سے اپنے دشمن کے خلاف جہاد کروں گا، ملک کی حدود کی حفاظت کروں گا اور قانون کی پاسداری کروں گا لیکن نمائش کے لیے یا اپنی برتری ظاہر کرنے کے لیے کسی بھی قسم کا اسلحہ رکھنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

قرآن نے مسلمانوں کو اپنے دشمنوں کے خلاف ہر قسم کی تیاری کرنے کا حکم دیا ہے مگر آپس میں محبت، یگانگت اور رواداری کی تعلیم دی ہے۔ حکومتوں نے اسلحے کے لائسنس جاری کر رکھے ہیں تاکہ کوئی غیر قانونی کارروائی نہ کر سکے۔ اس کے باوجود ہتھیار غیر قانونی اسلحہ استعمال کرتے ہیں اس سلسلے میں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ایسے عناصر کا کھوج لگا کر انہیں غیر مسلح کیا جائے اور امن و امان کو بحال رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

حکومت کا مستحسن فیصلہ!

پچھلے دنوں اخبارات میں یہ سرت افزا خبر پڑھنے کو ملی کہ حکومت نے سینٹ کو بتایا ہے کہ ملک میں توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لیے ہائیڈل پاور پراجیکٹس کو فروغ دینے کا ماسٹر پلان تشکیل دیا ہے جس کے تحت کالا باغ ڈیم کو بھی ہائیڈل پاور پراجیکٹ کی تعمیرات کے لیے تیار منصوبوں کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے۔ کالا باغ ڈیم بلاشبہ قومی مفاد کا بہترین منصوبہ ہے جسے سیاسی بنیاد اور بعض مفاد پرست لوگوں کے کہنے پر متنازعہ بنا دیا گیا۔ حالانکہ یہ ڈیم مسلم لیگ (ن) اور تحریک انصاف کے انتخابی منشور میں شامل رہا ہے۔ بھارت اس کا مخالف ہے اس بنا پر بھارتی لابی اس کی مخالفت کرتی ہے۔ حکومت نے دیر بعد اس کی تعمیر کو ضروری سمجھا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ اس منصوبے کو ہائیڈل پاور پراجیکٹس میں سرفہرست رکھا جائے اور اس کی تعمیر میں اب تاخیر نہ کی جائے۔ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جو اس نے کائنات کو بے حساب دے رکھی ہے۔ اگر وہ سب ہو جائے یا پانی زمین کی بہت زیادہ گہرائی میں چلا جائے اور خشک سالی کی صورت پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو پانی فراہم کر سکے جو زندگی کی بقا اور احیاء کے لیے ضروری ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ﴾ (الملك: ۳۰) ”آپ کہہ دیجیے کہ یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارا (پینے کا) پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے (صاف ستھرا) پانی لائے؟“ ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾ کہ ”ہم نے ہر شے کو پانی کے ذریعے زندگی دے رکھی ہے۔“

باخبر لوگ جانتے ہیں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور زراعت کا انحصار پانی پر ہے۔ پاکستان اپنے وسیع نظام آبپاشی کی وجہ سے ہی زرعی ملک کہلاتا ہے اور زراعت قومی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ مگر عدم منصوبہ بندی اور پانی کی کمی کی وجہ سے زراعت روزوال ہے۔ ڈیم نہ بننے کی وجہ سے پانی کی کثیر مقدار ہر سال سمندر کی نذر ہو جاتی ہے۔ اگر وہ پانی ضائع نہ ہو تو اس سے بہت بڑا رقبہ زیر کاشت آسکتا ہے۔ تب دریا تو پہلے ہی ایوب خان نے بھارت کی جھولی میں ڈال دیے تھے۔ باقی دریاؤں کے پانی پر بھی غیر قانونی طور پر اپنا تصرف جمانا چاہتا ہے۔ بھارت نے دریائے چناب پر بگلیہار ڈیم بنانے کے لیے کام کا آغاز کر رکھا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بھارت جو پاکستان کا ازلی دشمن ہے وہ دریاؤں کا رخ موڑ کر پاکستان کو صحراؤں میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ پانی کی صورت حال یہ ہے کہ ہم بنزیریاں اور فروٹ بھی بھارت سے درآمد کر رہے ہیں۔

اب وقت کا تقاضا یہ ہے کہ کالا باغ کی تعمیر کو اولیت دی جائے۔ اس کے لیے بہت سا کام ہو چکا ہے۔ مشینری بھی موجود ہے بہت سا عملہ ابھی فارغ نہیں ہوا۔ یاد رہے کہ پاکستان کے پاس صرف سندھ ہی ایک ایسا دریا ہے جو اول تا آخر پاکستان کے علاقوں سے گزرتا ہوا بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔ ماہرین کے اعداد و شمار کے مطابق کالا باغ ڈیم کے ذریعے پورے ملک کی تقریباً ۲۵ لاکھ ایکڑ زمین زیر کاشت آجائے گی۔ ابتداء میں ۲۳۰۰ میگا واٹ بجلی پیدا کی جاسکے گی۔ بعد ازاں ۳۶۰۰ میگا واٹ بجلی پیدا ہو سکے گی۔ اس طرح عوام کو بہت سستی بجلی میسر ہوگی اور لوڈ شیڈنگ سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ کارخانے بھی رواں دواں ہو جائیں گے۔ بیروزگاری میں بھی کمی آئے گی۔

ہماری رائے میں جب تک کالا باغ ڈیم یا دوسرے زیر تعمیر چھوٹے ڈیم مکمل نہیں ہو پاتے، کراچی جو بحیرہ عرب کے کنارے واقع ہے اس کے ساحل پر سمندری پانی کو صاف پیٹھے پانی میں تبدیل کرنے کے پلانٹ

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس
ادارت

☆ جناب پروفیسر ذکیر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن وحدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام ومسائل
- 6 گمراہی تعدد کی صورتیں اسباب (مطلبہ حرم)
- 9 دعوت الی اللہ تعالیٰ
- 10 لوائے قرآن
- 12 سیدنا جریر بن عبداللہ الجعفی
- 14 صنف نازک کی تحریم
- 16 پیغام رسالت ﷺ
- 17 تمام صحابہ کرام سے محبت کرنا واجب ہے
- 18 کشمیریوں کی داد دینی
- 20 شیخ الحدید مولانا محمد بشیر ساکنوٹی فی ذمہ اللہ
- 22 صلہ رحمی کی اہمیت
- 24 یاد رفتگان مولانا قاری محمد ابراہیم کاکم

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور رسیل ریسپنڈر کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ ”اہل تشدد“ چک اہل تشدد

(المعرفہ پتی پوک) 106، ادنی روڈ، لاہور۔ 54000

فون: 042-3772525، فیکس: 042-37720257

E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون سمجھنے کے لیے

یزدبان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ دیہی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
نی پرچہ	20/- روپے

بشیر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المشرعہ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راڈی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

لگائے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے پانی کو اپنی فصلوں کی سیرابی کے لیے استعمال کیا جائے اور اناج میں خود کفالت حاصل کی جائے۔ جب بحیرہ عرب کا میٹھا پانی سندھ بلوچستان اور چولستان سے ٹھائیں مارنا ہوا سرحد تک پہنچے گا تو رسول بخش پلیمو اور اسفند یار بھی خاموش ہو جائیں گے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اس طرز عمل سے سوکھے ہوئے دریاؤں میں بھی زندگی لوٹ آئے گی۔

یاد رہے کہ پاکستان میں اس وقت تربیلا اور منگلا دو بڑے ڈیم ہیں جن کی صلاحیت کارم ہو رہی ہے۔ ان میں بہت سی مٹی جمع ہو چکی ہے جن کی صفائی کا کوئی مؤثر انتظام نہیں ہے۔ منگلا کی مزید توسیع کی جا رہی ہے جبکہ پہلا حصہ بھی پر نہیں ہوتا۔ اس لیے کالا باغ ڈیم کی تعمیر بے حد اہمیت رکھتی ہے۔

لشکر کشی کے ذریعے اسلام آباد پر قبضے کی روایت کے نتائج خوفناک نکلیں گے۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اسلام آباد بند کرنا عدلیہ پر عدم اعتماد کا اظہار ہے۔ پانامہ کے معاملے پر عدالت کے فیصلے کا انتظار کرنا ہوگا۔ طالع آزمائوں کا انتظار کرنے والے مایوس ہونگے۔ ملک کسی سیاسی انارکی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ سیاسی شعبہ بازوں کو ملکی سلامتی کی کوئی فکر نہیں۔ اقتدار کی ہوس نے انہیں اندھا کر دیا ہے۔ اپنے ایک بیان میں ان کا کہنا تھا کہ پارلیمنٹ اور اپوزیشن کی جماعتیں ایک طرف اور صرف ایک پارٹی دھونس کے ذریعے نظام الٹنے کی باتیں کر رہی ہے۔ لشکر کشی کے ذریعے اسلام آباد پر قبضے کی روایت کے نتائج خوفناک نکلیں گے۔ پاکستان میں ایسی جماعتیں اور گروہ موجود ہیں جو سیاسی جماعتوں سے زیادہ منظم اور فعال ہیں کل کو اگر وہ اپنے لشکر لے کر آجائیں تو پھر انہیں روکنے کا جواز بھی نہیں رہیگا۔ جمہوری معاشروں میں ہمیشہ قانون اپنے راستے بناتا ہے۔ یہاں قانون کا مقابلہ کرنے کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ جب سب کو معلوم ہے کہ عدلیہ پانامہ کے کیس کو دیکھ رہی ہے تو پھر بے چینی کس بات کی ہے۔ کل کو اگر عدلیہ بالفرض پانامہ میں نواز شریف کو بری کر دیتی ہے تو کیا تحریک انصاف عدلیہ پر یلغار کر دے گی؟

جاشا امریکہ کے گلے کی ہڈی بن جائے گا۔ دوسرے ملکوں کی خود مختاری کے خلاف سازش ہے۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ جاشا قانون خود امریکہ کے گلے کی ہڈی بن جائے گا۔ پاکستان کو جاشا قانون کے خلاف سعودی عرب کے حق میں آواز بلند کرنی چاہیے۔ ترکی کی طرح پاکستان بھی جاشا کے خلاف سعودی عرب کا بھرپور ساتھ دینے کا اعلان کرے اور کھل کر امریکا میں دہشت گردوں کے سہولت کاروں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے متنازع قانون جاشا کی کھل کر مخالفت کرے۔ کیونکہ اس قانون پر عمل درآمد سے دوسرے ممالک کی خود مختاری متاثر ہو سکتی ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے اعلان کیا کہ وہ جاشا کے خلاف سعودی عرب کا ساتھ دیں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جاشا دوسرے ملکوں کی خود مختاری کے خلاف سازش ہے۔ ہم پارلیمنٹ میں اس کیخلاف آواز بلند کریں گے۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ اس قانون کے تحت نائن الیون کے دہشت گردانہ حملوں میں متاثرہ خاندان کو حکومت سعودی عرب سے معاوضہ طلب کرنے کے لئے قانونی چارہ جوئی کا حق دیا گیا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے سوال اٹھایا ہے کہ کیا کسی ملک کے باشندوں کا دہشت گردی میں ملوث ہونے کا مطلب ان کا ملک بھی دہشت گردی میں شامل ہے۔ اگر ایسا ہے تو ساری دنیا میں امریکہ دہشت گردی کو بڑھاوا دینے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ عراق پر امریکہ نے عام تباہی کے ہتھیاروں کی موجودگی کا بہانہ بنا کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ عراق میں امریکی قبضہ کے دوران لاکھوں جانیں گئیں۔ امریکہ ان لاکھوں عراقی متاثرہ خاندانوں کے ارکان خاندان کو معاوضہ ادا کرے گا؟ امریکہ نے پاکستان، یمن، سوڈان اور افغانستان میں دہشت گردوں کو ٹھکانے لگانے کی خاطر بے شمار ڈرون حملے کیے ان ڈرون حملوں میں دہشت گردوں سے کہیں زیادہ عام شہری بشمول شیرخوار بچے مارے گئے، کیا امریکہ ان انسانی جانوں کے اتلاف کا معاوضہ ادا کرے گا؟ افغانستان میں امریکہ اور اس کی اتحادی افواج کے فضائی حملوں میں ہزاروں کی تعداد میں بے قصور افغان شہری مارے گئے۔ کیا امریکہ ان افغانیوں کے خاندانوں کو معاوضہ ادا کرے گا؟ ویٹنام میں بھی امریکہ نے تباہی و بربادی کا برہنہ رقص کیا، اب اگر ویٹنامی باشندے بھی معاوضہ کا مطالبہ کرنے لگے تو امریکہ انہیں معاوضہ ادا کرے گا؟ دنیا کے کئی مقامات پر امریکہ کے باعث لاکھوں افراد زندگیوں سے محروم ہو گئے، کیا امریکہ ان مقتولین کے ورثاء کو معاوضہ ادا کر پائے گا؟ ساجد میر نے کہا کہ جاشا قانون سے امریکا سمیت تمام اقوام پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
مقامی کونسل، میانہ، خیبر پختونخوا
Mob: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

احکام و مسائل

مطلقہ بیوی کا جہیز کی واپسی کا دعویٰ

سوال میں نے ایک مطلقہ سے دوسری شادی کی تھی نہ ہونے کی صورت میں میں نے اسے طلاق دے دی۔ اس کی عدت بھی پوری ہو چکی ہے میری اس کے طعن سے پیدا ہونے والی تین سالہ بیٹی اس کے پاس ہے اس نے عدالت میں جہیز کی واپسی اور اخراجات کا دعویٰ کر رکھا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب مطلقہ کی دو اقسام حسب ذیل ہیں:

- وہ مطلقہ جس سے دوران عدت رجوع کیا جاسکتا ہے اسے مطلقہ رجعیہ کہا جاتا ہے اس کے جملہ اخراجات خاوند کے ذمے ہیں۔
- وہ مطلقہ جس سے رجوع نہیں کیا جاسکتا اور اسے مطلقہ بائنہ کہتے ہیں تیسری طلاق کے بعد وہ بائنہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی اور دوسری طلاق کے بعد جب عدت گزر جائے تو اسے بائنہ کہتے ہیں اس صورت میں کوئی اخراجات خاوند کے ذمے نہیں ہیں۔
- ہمارے معاشرہ میں طلاق کے ساتھ ہی جس طرح عورت کو دھکے دے کر نکال دیا جاتا ہے یا بعض دفعہ لڑکی والے اسے خود اپنے گھر لے جاتے ہیں یہ رواج اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ مطلقہ عورت کے احکام درج ذیل بیان کیے جاتے ہیں تاہم اس بات کی وضاحت کرو یا ضروری ہے کہ اسے والدین نے جہیز یا تحائف کی صورت میں جو کچھ دیا ہے وہ اس کی مالک ہے اور اسے بہر صورت ملنا چاہیے خاوند کا اس پر قبضہ کر لینا صحیح نہیں۔
- مطلقہ عورت کو تفریق کے وقت اچھی طرح فائدہ دینا تقویٰ شعار لوگوں کی علامت ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ (البقرہ: ۲۴۱) ایسے حالات میں مطلقہ عورت کے ساتھ حسن سلوک کا اہتمام کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ کاش کہ ہم اس پر عمل کریں اس کے بے شمار معاشرتی فوائد ہیں۔
- مطلقہ رجعیہ طلاق ملنے کے باوجود یعنی اپنے خاوند کی بیوی ہے اس کے جملہ اخراجات اور رہائش وغیرہ خاوند کے ذمے ہیں خاوند کو اس سے راہ فرار اختیار کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔
- مطلقہ بائنہ خاوند کے نکاح سے فارغ ہو جاتی ہے اب اس کی رہائش اور اخراجات خاوند کے ذمے نہیں ہیں۔
- مطلقہ کے پاس اگر خاوند کے بچے ہوں تو ان بچوں کے اخراجات خاوند نے ہی ادا کرنا ہیں۔ معروف طریقہ کے مطابق وہ انہیں ادا کرنے کا پابند ہے۔
- صورت مسئولہ میں خاوند کا مطلقہ بائنہ کے جہیز پر قبضہ کرنا شرعاً درست نہیں اس کی واپسی کے لیے اس نے عدالت کی طرف رجوع کیا ہے اس سلسلہ میں وہ حق بجانب ہے خاوند کو چاہیے کہ وہ جہیز حق مہر اور دیگر ملنے والے تحائف واپس کرے۔ بلکہ ان کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اسے اچھے انداز سے تھوڑا بہت مال دے کر فارغ کیا جائے۔ پھر مطلقہ بیوی کے پاس اس کی تین سالہ بیٹی ہے اس کے جملہ اخراجات بھی خاوند کے ذمے ہیں بہتر ہے کہ وہ عدالتی چارہ جوئی کے بغیر ہی انہیں ادا کرتا رہے۔ واللہ اعلم!

عاشوراء محرم اور توسیع طہام

سوال میرے ایک پڑوسی جو اہل حدیث ہیں انہوں نے دسویں محرم کو اپنے گھر میں اچھے اور اعلیٰ قسم کے کھانوں کا اہتمام کیا اس نے مجھے بتایا کہ ایسا کرنے کا شرعی طور پر حکم دیا گیا ہے اور ایسا کرنے سے سارا سال رزق میں فراخی رہتی ہے اس کے متعلق وضاحت درکار ہے۔

جواب ہمارے معاشرہ میں عاشوراء محرم کو دو وجہ سے کھانوں کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- چونکہ اس دن سیدنا حسین علیہ السلام کی مظلومانہ شہادت ہوئی تھی اس لیے ان کے نام کی سیلیں لگائی جاتی ہیں اور نذر و نیاز کے طور پر دیکھیں پکائی جاتی ہیں اس کی شرعاً کوئی گنجائش نہیں نہ ہی ہمارے اسلاف نے اس مقصد کے لیے کھانوں کا اہتمام کیا ہے۔
- دوسری وجہ یہ ہے جیسا کہ سائل نے ذکر کیا ہے اس دن گھر میں اعلیٰ پکوان کا اہتمام اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ سارے گھر میں فراخی رزق ہو اس کی بنیاد ایک بے اصل اور من گھڑت روایت ہے جس کی تفصیل درج ذیل بیان کی جاتی ہے: ”سیدنا عبداللہ بن مسعود علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص عاشوراء کے دن فراخی کے ساتھ

اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پورا سال اسے رزق میں فراخی عطا کرتا ہے۔“..... سفیان ثوریؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم اس کا تجربہ کر چکے ہیں، ہم نے اسے اسی طرح پایا ہے۔ صاحب مشکوٰۃ نے اس روایت کو امام رزین کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔ (مشکوٰۃ: الزکوٰۃ: ۱۹۲۶)..... مؤلف مشکوٰۃ نے مزید لکھا ہے کہ امام بیہقی نے اپنی تالیف شعب الایمان میں سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ، سیدنا ابو ہریرہؓ، سیدنا ابوسعیدؓ اور سیدنا جابرؓ سے بیان کیا اور جملہ روایات کو انہوں نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ: الزکوٰۃ: ۱۹۲۷) جب ہم نے امام بیہقی کی تالیف شعب الایمان کی طرف رجوع کیا تو حسب ذیل صورت حال سامنے آئی:

○ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی اس حدیث میں درج ذیل ضعیف راوی پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے یہ روایت قابل استدلال نہیں:

جعفر بن محمد بن کزال..... علی بن مہاجر البصری..... ہمیم بن شداد الخوارق..... تفصیل کے لیے شعب الایمان حدیث نمبر ۳۵۱۳ دیکھیں۔

○ سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث بھی ضعیف ہے کیونکہ اس میں درج ذیل ضعیف راوی موجود ہیں:

حسن بن علی اہوازی مجہول ہے اس کے حالات نہیں ملتے..... حجاج بن نصیر اور محمد ابن ذکوان دونوں ضعیف ہیں۔ اس بنا پر یہ روایت بھی ناقابل حجت ہے۔

○ سیدنا ابوسعید خدریؓ کی روایت میں بھی درج ذیل راوی ناقابل حجت ہیں:

ایوب بن سلیمان ضیاء..... اس سے ایک مجہول آدمی روایت کرتا ہے۔..... علامہ بیہقی نے بھی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (مجمع الزوائد: ج ۳، ص ۱۸۹)

○ سیدنا جابرؓ سے مروی حدیث بھی ناقابل استدلال ہے اس کی سند کو خود امام بیہقی نے کمزور کہا ہے۔ (شعب الایمان: ج ۷، ص ۳۷۵) اس میں درج ذیل راوی کمزور ہیں:

محمد بن یونس الکدیمی..... عبداللہ بن ابراہیم الغفاری..... عبداللہ بن ابی بکر

بہر حال اس سلسلہ میں جملہ مروی روایات کمزور اور ناقابل استدلال ہیں۔ چنانچہ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: ”دس محرم کو خاص کھانا پکانا اس میں توسیع کرنا من جملہ ان بدعات و منکرات سے ہے جو نہ تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت ہیں نہ خلفائے راشدین سے اور نہ ہی ائمہ مسلمین میں سے کسی نے اس کو مستحب خیال کیا ہے۔“ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ج ۲، ص ۳۵۴) صاحب مشکوٰۃ نے امام سفیان ثوریؒ کا اس سلسلہ میں ایک تجربہ بیان کیا ہے اس پر ہماری گزارش یہ ہے کہ احادیث کی صحت کے لیے محدثین نے اصول و ضوابط بیان کیے ہیں کسی کے تجربہ کی بنیاد پر کسی روایت کو صحیح نہیں کہا جاسکتا۔ بہر حال ہمارے ہاں یہ معمول خیر القرون کے بعد ایجاد ہوا ہے جو کسی طرح بھی دین کا حصہ نہیں۔ واللہ اعلم!

زندگی میں تمام جائیداد کسی کو دینا

سوال میرے سر نے اپنی زندگی میں ایک مکان میری ساس کو دیا تھا اس نے اپنی زندگی میں وہ مکان جو اس کی کل جائیداد ہے اپنے دونوں نواسوں کے نام لگوا دیا یعنی میرے دو بیٹوں کو دے دیا۔ میں نے وہ مکان فروخت کر کے اپنا قرض اتارا ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں اپنی بیوی کو بھی اعتماد میں لیا تھا کیا میرا یہ اقدام کتاب و سنت کے مطابق ہے؟ جبکہ میری ساس فوت ہو چکی ہے۔

جواب اگرچہ صاحب جائیداد اپنی ملوکہ چیزوں کے متعلق تصرف کرنے کا پورا پورا اختیار رکھتا ہے لیکن اسے شرعی حدود و قیود میں رہتے ہوئے ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ شرعی طور پر وہ اپنی جائیداد اپنے موجود ورثاء میں بطور وراثت تقسیم کرنے کا مجاز نہیں کیونکہ مالی وراثت کا حق اس وقت بنتا ہے جب مؤثر فوت ہو جائے اور ان ورثاء پر تقسیم ہوتا ہے جو اس کی وفات کے وقت زندہ موجود ہوں۔ نیز اپنی کل جائیداد کسی ایک عزیز کو دینا تو کجا وہ فی سبیل اللہ بھی دینے کا مجاز نہیں جیسا کہ سیدنا کعب بن مالکؓ کی جب توبہ قبول ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: ”اللہ کے رسول! یہ میری توبہ کا حصہ ہے کہ میں اپنے تمام مال کو اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے اس سے خود دستبردار ہو جاؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت نہیں دی بلکہ فرمایا کہ کچھ نہ کچھ اپنے لیے روک لو۔“ (بخاری الوصیاء: ۲۷۵۷)

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی کے کل چھ غلام تھے جو اس نے اپنی زندگی میں آزاد کر دیئے تھے۔ ورثاء کی شکایت پر آپ ﷺ نے اسے بہت برا بھلا کہا۔ (مسلم الایمان: ۴۳۳۵) صورت مسئلہ میں سائل کی خوش دامن کا یہ اقدام جو اس نے اپنے نواسوں کے متعلق اٹھایا ہے وہ درست نہیں تھا۔ وہ اس کی اکلوتی بیٹی کا حق ہے کیونکہ اس کے دیگر ورثاء موجود نہیں ہیں۔ اب سائل نے اس کی مشاورت سے اسے فروخت کر دیا ہے اور اس سے اپنا قرضہ اتارا ہے۔ چونکہ اپنی بیوی کو اعتماد میں لے کر یہ کام کیا ہے لہذا یہ اقدام صحیح اور درست ہے۔ واللہ اعلم!

امام مسجد الحرام
فضیلہ الشیخ
ڈاکٹر سعود الشریع

گھریلو تشدد کی صورتیں اسباب اور علاج

13 محرم الحرام 1437ھ / 14 اکتوبر 2016ء

تاریخ جناب حافظ یوسف سراج

سنہ جناب عاطف الیاس

سراسر بھلائی ہے۔ سختی اور تشدد جس چیز میں بھی ہو وہ تباہ ہو جاتی ہے اور جس چیز سے بھی سختی نکال لی جائے وہ درست ہو جاتی ہے۔ نرمی جس چیز میں ہوتی ہے وہ اسے سدھار دیتی ہے اور جس معاملے سے نرمی نکال لی جائے وہ اسے بگاڑ دیتی ہے۔

اللہ کے بندو! تشدد ایسی بیماری ہے کہ جس میں ذرہ برابر خیر نہیں۔ اس کی برائی اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب یہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ کیا جائے۔ تشدد بدترین ظلم ہے اور رشتہ داروں کے ساتھ کیا جائے تو نفسیاتی طور پر اس کا نقصان تیز دھار تلوار سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔

اللہ کے بندو! تشدد بدترین رویہ ہے جس سے متاثر ہونے والے افراد کو بہت بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تشدد جسمانی بھی ہو سکتا ہے، مالی بھی اور نفسیاتی بھی۔ یہ بیماری کچھ معاشروں میں تو ایک وبا کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ چونکہ یہ

معاملہ اب بہت پھیل چکا ہے، اس کے نتائج انتہائی سنگین ہیں، اس کے متعلق سوشل میڈیا پر بہت بحثیں ہونے لگی ہیں اور یہ معاشرے کے معاشرتی مسائل اور اخلاقی برتری کے لیے سنگین خطرہ بن چکا ہے تو اس موقع پر ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی روک تھام کے لیے مستعد ہو جائیں۔ اس کے اسباب بیان کریں، اسے فروغ دینے والی چیزوں کی طرف توجہ دلائیں، ریسرچ پر مبنی مثبت حل پیش کریں جو اسے جڑ سے اکھاڑ ڈالیں یا کم سے کم اس کے اثرات کو کم ہی کر ڈالیں۔

یہ بیماری کوئی نئی نہیں، تاہم کثرت سے اس کا پھیل جانا اور تاریخ میں اس کی جڑیں مضبوط ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے علاج میں کوتاہی برتی جائے۔ کوئی اسے جانے یا نہ جانے، اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی علاج ضرور رکھا ہے۔

ہمارے دین نے ایسی کوئی خیر نہیں چھوڑی کہ جس

(اے نبی!) آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ اور قسم کھاتا ہوں باپ کی اور اس اولاد کی جو اس سے پیدا ہوئی۔ درحقیقت ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔“

مفسرین کا کہنا ہے کہ: ”اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آدم اور آدم کی اولاد کی قسم کھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شہر کی قسم کھانے کے بعد، جس میں لوگ بستے ہیں، شہر میں رہنے والوں کی قسم کھائی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات کی قسم کھائی ہے۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے والد اور بیٹے کی قسم

اللہ کے بندو! تشدد ایسی بیماری ہے کہ جس میں ذرہ برابر خیر نہیں۔ اس کی برائی اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب یہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ کیا جائے۔ تشدد بدترین قسم ہے اور رشتہ داروں کے ساتھ کیا جائے تو نفسیاتی طور پر اس کا نقصان تیز دھار تلوار سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔

کھائی ہے جو کہ گھرانے کے بنیادی رکن ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”ہر بندہ اپنے گھر کا ذمے دار ہے اور اسے اس کی ذمے داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں ذمہ دار ہے اور اس سے بھی ذمے داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“ (بخاری مسلم)

اللہ کے بندو! جب گھرانے کی اہمیت واضح ہو چکی ہے تو ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ گھریلو تشدد امت مسلمہ کے گھرانوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ یہ گھرانوں کو توڑ کر اس کے ارکان کو بکھیر دیتا ہے۔ پھر یہ بیماری اس گھر سے وابستہ دوسرے قریبی گھروں اور گھرانوں تک پھیل جاتی ہے اور بے سمجھی، سختی اور حقوق و واجبات سے ناشناسی کی وجہ سے پورے معاشرے میں ایک پریشان کن خاموشی اور بے سکونی چھا جاتی ہے۔

اللہ کے بندو! تشدد سراسر برائی ہے اور نرمی

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! مجھے اور آپ کو سب کے سامنے بھی اور علیحدگی میں بھی، غصہ کی کیفیت اور خوشی کی حالت میں بھی، نرم معاملات میں اور سخت حالات میں بھی تقویٰ ہی کی نصیحتیں کی گئی ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (الانفال)

”تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات درست رکھو اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔“

اے مسلمانو! مسلمان گھریلو معاشرے کا

بنیادی جزو اور اہم ترین حصہ ہے۔ مسلمان گھرانہ جن حالات سے بھی گزرے، یعنی خواہ سکون و چین سے یا بے چینی اور بے سکونی سے، وہ بے سمجھی میں ہو یا سمجھ داری میں، نرمی ہو یا اسے سختی کا سامنا ہو، بہر حال اس کے اثرات اسلامی معاشرے پر واضح نظر آتے ہیں۔ اگر گھرانہ بڑا ہو گا تو زیادہ اثر نظر آئے گا اور اگر گھرانہ چھوٹا ہو گا تو کم۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے چھوٹے سے گھرانے کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور بتایا ہے کہ گھرانے کا اسلامی معاشرے پر اچھا یا برا اثر ضرور پڑتا ہے۔ بھلا کس طرح نہ پڑے؟ یہ تو انسانی نسل کی بنیاد ہے۔ نسل کے بغیر کوئی گھرانہ نہیں بنتا اور گھرانے کے بغیر کوئی معاشرہ نہیں بنتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے گھرانے کی اصل بنیاد کی قسم قرآن کریم میں کھائی ہے۔ فرمایا:

﴿لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۖ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۖ وَالْوَدَّ مَأْوَكَ ۖ وَكَذَلِكَ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ﴾ (البلد)

”میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ اور حال یہ ہے کہ

مست پوچھو کہ یہ بیماری اس گھریلو زندگی میں کتنا بڑا شگاف ڈال دیتی ہے کہ جس کی بنیاد درحقیقت مودت، محبت، رحمت اور سکون پر رکھی گئی تھی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾ (الروم)

”اللہ کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنا سکیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔“

تشدد کے نتائج کبھی تو تمام تر حدیں پار کرتے ہوئے انسان کو خودکشی تک لے جاتے ہیں۔ وہ یوں کہ

متاثرہ فرد ایسے بے رحم تشدد سے نجات پانے کے لیے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اسی طرح والدین کے تشدد کے نتیجے میں اولاد میں بھی ایک بیماری اور نفسیاتی کمی پیدا ہو جاتی ہے اور

جب وہ بڑے ہوتے ہیں تو وہ بھی تشدد پر اتر آتے ہیں۔ اس طرح یہ بد اخلاقی وراثت میں منتقل ہونے لگتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تشدد کے نتیجے میں اولاد پر ہمیشہ رہنے والی پریشانی طاری ہو جاتی ہے اور وہ نفسیاتی بے قراری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ مستقبل سے ڈرنے لگتے ہیں، شادی سے ڈرنے لگتے ہیں اور اس طرح وہ معاشرتی طور پر، امن و امان کے لحاظ سے اور اجتماعی، اقتصادی اور تربیتی لحاظ سے معاشرے پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول مکرم ﷺ جیسی کریم اور حلیم ہستی کو فرمایا ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۚ وَ شَاوِزْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ (آل عمران)

”(اے پیغمبر!) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو ورنہ

سے ہلکے درجے کے گھریلو تشدد کا تو احاطہ ممکن ہی نہیں ہے۔ ان جرائم کی نمایاں ترین مثالوں میں مار پیٹ، طلاق کی دھمکی، خرچہ نہ دینا، اولاد یا بیویوں کے درمیان خرچے کی غیر منصفانہ تقسیم جیسے جرائم شامل ہیں۔ یہ مثالیں اس صورت میں ہیں کہ جب تشدد کرنے والا خاوند ہو۔

اگر تشدد کرنے والی عورت ہو تو اس کی نمایاں مثالوں میں خاوند کے حقوق پورے نہ کر کے اسے اذیت میں مبتلا کرنا، اولاد کو والد کی بات نہ ماننے پر اکسانا، اسے والد کو جسمانی، مالی اور نفسیاتی طور پر اذیت پہنچانے پر اکسانا اور ایسی ہی دیگر گھٹیا حرکتیں کرنا شامل ہے۔ تشدد کی اسی طرح کی کئی مثالیں اولاد کی جانب سے والدین یا ان میں کسی ایک کے ساتھ بھی ہو سکتی ہیں۔

اللہ کے بندو! یہ بھی جان رکھو کہ تشدد کے کئی اسباب ہیں، جن میں اہم ترین تشدد کرنے والوں کے دل

تشدد کی ایک بڑی وجہ میڈیا میں آنے والی فلمیں اور ڈرامے بھی ہیں کہ جن میں گھریلو تشدد کے مناظر دکھائے جاتے ہیں جو دیکھنے والے کو اسی طرز کو اپنانے اور اسی چال میں ڈھل جانے پر اکساتے ہیں۔ ان چیزوں کے نفسیاتی اور ذہنی اثرات انتہائی سنگین ہیں۔

میں دینی معلومات کم ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنے حقوق اور فرائض کے بارے میں بے علم ہونا بھی اس تشدد کی ایک اہم وجہ ہے۔ اسی طرح نشہ آور یا دیگر ایسی ہی نقصان دہ چیزوں کا استعمال تشدد پسند افراد میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکا ہے۔

تشدد کی ایک بڑی وجہ میڈیا میں آنے والی فلمیں اور ڈرامے بھی ہیں کہ جن میں گھریلو تشدد کے مناظر دکھائے جاتے ہیں جو دیکھنے والے کو اسی طرز کو اپنانے اور اسی چال میں ڈھل جانے پر اکساتے ہیں۔ ان چیزوں کے نفسیاتی اور ذہنی اثرات انتہائی سنگین ہیں۔

اللہ کے بندو! ان اسباب کے ساتھ ساتھ انسانوں کی نفسیاتی اور معاشرتی بیماریاں بھی اس تشدد کی ایک اہم وجہ ہیں۔ اسی طرح میاں بیوی کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو ازدواجی تعلق میں کسی پریشانی کا سامنا ہونا بھی اس کی ایک اہم وجہ ہے۔

ان اسباب کی وجہ سے گھرانوں میں اور پھر پورے معاشرے میں گھریلو تشدد کی بیماری پھیل جاتی ہے۔ پھر

کی طرف ہماری توجہ نہ دلائی ہو اور ایسی کوئی برائی بھی نہیں چھوڑی کہ جس سے روکا نہ ہو۔ روئے زمین پر پہلے گھریلو تشدد کی مثال حضرت آدم کے بیٹوں کے قصے میں ملتی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے جس میں کوئی باطل بات نہیں ہو سکتی۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ پاک کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام میں گھریلو تشدد کی سب سے پہلی مثال یوں بیان فرمائی:

﴿وَ اِذْ اٰتٰنَا عَلٰیہُم نَبَا اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۖ اِذْ قَرَّبَا قُرْبٰنًا فَتَقَبَّلَ مِنْ اَحَدِہِمَا وَ لَمْ یُقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۚ قَالَ لَا تَمْلِكُنَّ لِیْکَ اِنَّہُمَا یَتَقَبَّلَنَّ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ لَکِنْ بَسَطَ الْاِیْیَکَ لِتَفْتَنَی ۚ مَا اَنَا بِمَیْسُطٍ ۚ اِنِّیْ لَکَ اَخَافُ ۝ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اِذْ اُرِیْدَ اَنْ تَبُوْا بِاٰیٰتِیْ وَ اٰیٰتِکَ فَنَبِّئُوْهُمْ مِنْ اٰصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِکَ جَزَاؤُ الْفٰلِیْقِیْنَ ۝ فَطَوَّعَتْ لَہٗ نَفْسُہٗ قَتْلَ اَخِیْہِ فَفَتَنَکَ ۚ فَاصْبِرْ ۚ مِنَ الْغٰیظِ ۚ ۝﴾

”اور ذرا انہیں آدم کے دو بیٹوں کا

قصہ بھی بغیر کسی کی بیشی کے سنا دو جب اُن دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی، تو اُس نے کہا کہ میں تجھے مار ڈالوں گا اس نے جواب دیا: اللہ تو متقیوں ہی کی نذریں قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تو تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا، میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور دوزخی بن کر رہے۔ ظالموں کے ظلم کا یہی ٹھیک بدلہ ہے۔ آخر کار اس کے نفس نے اپنے بھائی کا قتل اس کے لیے آسان کر دیا اور وہ اسے مار کر اُن لوگوں میں شامل ہو گیا جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔“ (الباقیہ)

یہ گھریلو تشدد کی ایک واضح مثال ہے۔ یہ مثال سب سے پرانی بھی ہے اور خطرناک ترین بھی کیونکہ اس میں بغیر حق کے انسانی خون بہا دیا گیا تھا۔ اس سنگین جرم

غزل

آج تک کوئی نفس لوٹا نہیں فریاد سے
رحم کی کرمت توقع ماکم بے داد سے
مرد درج بے خوف ٹکر لیتا ہے شدا سے
لے سب تو شیرازی زندگی آزاد سے
کات تو سنگ گراں کو تیشہ فرہاد سے
کر سب ماحصل ارے تو طبع زہاد سے
لے سب حق مقبض طائر ناشاد سے
ہے صدا عبرت کی اٹھتی قریہ برباد سے

”زور بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے
پھینٹا پڑتا ہے حق ظالم سے خود دیتا نہیں
مرد بزدل ہی غلامی پر قناعت کرتا ہے
جی لیا سو سال گیدڑ جھجکے تو شرمندگی
زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے میاں
”اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے“
محض رونے دھونے سے قیمت بدلتی ہے نہیں
جو قوانین الہی توڑ دیں ڈنکے کی چوٹ

گاہرانی دو ہستی کی گراے عامم چاہیے
بے نمونہ سرورِ ہسالم کے تو ارشاد سے

توش فر: جناب مولانا عبدالرحمن ماحم (ایم اے)

غَلَظٌ شَكَاذٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَ
يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾ (التحریم)
”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو
اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ سے جس کا
ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تند
خود سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے
حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا
جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔“

اے اللہ! مسلمانوں کی پریشانیاں دور فرما!
مصیبت زدہ لوگوں کو آسانی عطا فرما! قرض دہروں کے
قرض ادا فرما! ہمارے اور مسلمانوں کے مریضوں کو شفا
عطا فرما! اپنی رحمت فرما! ارحم الراحمین۔

ختم کریں۔ تاکہ گھرانے اپنے حقیقی مقصد کو پورا کر سکیں۔
اسی طرح تعلیمی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ
تمام تعلیمی مراحل میں ریسرچ کے لیے ایسے موضوعات کا
انتخاب کریں کہ جو اسلامی گھرانوں سے متعلقہ ہوں، جن
میں تشدد کی روک تھام پر غور کیا جائے اور ان کے علاج
کے لیے تجاویز دی جائیں۔

اس طرح کی ریسرچز گھروں اور گھرانوں کو آگاہی
دیتی ہیں اور ایسی معلومات فراہم کرتی ہیں کہ جن کے
ذریعے سے تشدد کے اس گھناؤنے جرم کا علاج ہوتا ہے۔
یہ معاشرے کے استحکام میں مثبت کردار ادا کرتی ہیں۔
فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ
نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ

اگر کہیں تم تنگ اور سخت دل ہوتے تو یہ سب لوگ
تمہارے گرد پیش سے چھٹ جاتے۔ ان کے قصور
معاف کر دیجئے، ان کے حق میں دعائے مغفرت
کیجئے، اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ
رکھیے، پھر جب تمہارا عزم کسی رانے پر مستحکم ہو
جائے تو اللہ پر بھروسہ کیجئے، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں
جو اُسی کے بھروسے پر کام کرتے ہیں۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! جان رکھو کہ اسلام ایک
کامل دین ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے بندے کا رب سے
تعلق واضح کیا ہے اور مخلوق کے درمیان تعلقات کو درست
کرنے کا طریقہ بھی واضح فرمایا ہے۔ دین اسلام میں جس
برائی سے روکا گیا ہے اس کے بدلے بھلائی کے دروازے
کھول دیے گئے ہیں۔ ہر بیماری کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ
نے ایک دوا رکھی ہے کہ جو بیماری کو ختم کر ڈالتی ہے۔

گھریلو تشدد کی یہ بیماری اس قابل ہے کہ اس کی
روک تھام اسلامی معاشرے کی اولین ترجیحات میں جگہ
پائے، کیونکہ معاشرے کا نفسیاتی اور معاشرتی استحکام
گھرانے کے استحکام کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ گھرانہ
معاشرے کی اساس ہے۔ اس لیے تعلیمی، میڈیکل اور
معاشرتی اداروں کی ذمہ داری ہے، چاہے وہ حکومتی ہوں یا
پرائیویٹ، کہ وہ اس بیماری کو بھرپور توجہ دیں، گھرانوں
میں معاشرے کے استحکام کی ضرورت کی آگاہی
پھیلائیں۔ اس کے اسباب فراہم کرنے کی کوشش کریں۔
گھرانے کے پھول بکھرنے سے قبل ان کا علاج کریں یا
ان کے بکھرنے کے بعد ان کے نقصان کی تلافی کریں۔
اس حوالے سے ریسرچز کراہیں، معلوماتی اور عملی
کورسز کرائیں تاکہ گھریلو تشدد کا خاتمہ ہو سکے یا کم از کم
اس میں حتی الامکان کی واقع ہو سکے۔

یہ قانون ساز اداروں کی ذمہ داری ہے کہ گھرانوں
کو مستحکم بنانے کے لیے مثبت قانون سازی کریں اور
اولاد، والدین اور میاں بیوی میں غیر ذمہ دارانہ رویوں کی
روک تھام کے لیے اقدامات کریں۔ اللہ کی شریعت سے
انحراف کرنے والوں کو روکیں اور اختیارات کا غلط استعمال



دوست نہ بناؤ یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔“ (المائدہ: ۵۱)

یہود و نصاریٰ دنیا کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں اور درندوں کی طرح مسلمانوں کے اموال و وسائل پر چھینے لگتے ہیں۔ دنیا کو امن و عدل اور انصاف و مساوات دینے کے جتنے دھوکے آج کیے جا رہے ہیں وہ سب جھوٹے اور ناقابل عمل ہیں۔ ان کے برعکس آج بھی دنیا کو انصاف کی آماجگاہ اور جنت بنانے کا واحد اور قابل عمل طریقہ وہی نظام ہے جسے اللہ کے آخری رسول ﷺ دنیا میں غالب کرنے آئے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾
”وہی ہے جس نے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔“ (الفتح: ۲۸)

قرآن پاک میں یہ آیت بار بار آئی ہے اس کے ذریعے انسانوں کو بتایا گیا ہے کہ اسلام ہی وہ دین حق ہے جس کا غلبہ اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے انصاف، مساوات اور امن و امان کا ضامن ہے۔ لیکن یہ طریقہ اسی وقت اپنایا جاسکتا ہے جب انسان اپنے نفس کی اطاعت کرنے پر آمادہ ہو اور باطل کی اطاعت اور بندگی کی بجائے صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرنے پر تیار ہو۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ﴾ (الروم: ۳۰)
”اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہے۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ (الروم: ۴۱)

”یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔“

﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾ (یوسف: ۱۰۸)

”کہہ دیجیے! میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور وہ بھی جو میری پیروی کرنے والے ہیں۔“

لیکن ہم من حیث القوم قرآن و سنت کو طاق نسیان پر رکھ کر بھول گئے اور یہود و نصاریٰ کے پھیلانے ہوئے جالوں میں الجھ کر کبھی جمہوری نظام، کبھی پارلیمانی

”کہہ دیجیے! میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور وہ بھی جو میری پیروی کرنے والے ہیں۔“

و صدیقی نظام تو کبھی سوشل ازم یا سرمایہ دارانہ نظام کے پھٹے ہوئے ٹاٹ کے پیوند اسلام کے آفاقی نظام میں لگانے لگے۔

اس حیات بخش نظام سے محرومی اور بغاوت کی وجہ سے ہم امن و امان کی نعمت سے محروم ہیں تو یقیناً ہم صراطِ مستقیم سے ہٹ چکے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو حکم دیا کہ وہ یہود و نصاریٰ سے دوستی کی پیشکش نہ بڑھائیں۔ ان سے کسی قسم کے روابط نہ رکھیں۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کے کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔ ان کا مشن ہی یہی ہے کہ اہل ایمان کو نقصان پہنچایا جائے۔

ارشاد خداوندی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾
”اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا

اس وقت عالم اسلام سخت ترین آلام و مصائب میں گھرا ہوا ہے۔ دشمن کا خوف، موت کا ڈر، کافروں کی یلغار، ذلت و پریشانیوں کی گھاٹی میں پست حالت میں زندگی گزارنا، اب سب کچھ دنیا کے سامنے عیاں ہو چکا ہے۔ مسلمان قوم کی بربادی کے قصے زبانِ زد عام ہو چکے ہیں۔ یہ صورت حال کتنی بھیانک اور خوفناک ہے کہ اللہ کے باغی دشمن قویں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف اپنی صفوں میں یکجائی اور اتحاد پیدا کر کے انہیں نیست و نابود کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ لیکن مسلمان دنیا کی رنگینی میں مست ہیں انہیں اپنے دین کے تحفظ کا کوئی خیال ہے نہ اپنے ایمان کے ضائع ہونے کا۔ بلکہ اغیار کی سازشوں کا شکار ہو کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے گلے کاٹ رہے ہیں۔ اسلام وہ آخری عالمی اور آفاقی دین ہے جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے متعلق اصول و ہدایات موجود ہیں اور تمام مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے۔ اسلام محض ایک نظریہ اور فکر نہیں بلکہ ایک ایسا کامل و مکمل نظام حیات ہے جو صدیوں تک عملی طور پر نافذ رہا اور اہل اسلام کے ساتھ دیگر غیر مسلم اقوام بھی اس نظام کے فیوض و برکات سے مستفید ہوتے رہے۔ لیکن اہل اسلام فساد، جنگ اور بد امنی کا شکار ہیں اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ مسلمانوں کی ایمانی کمزوری، دین کو اپنانے میں سستی اور کابلی اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے انحراف اور اس نظام حیات سے بغاوت ہے جو اس نے اپنے آخری رسول ﷺ کے ذریعے ہماری انسانیت کے لیے پسند اور منظور فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾

صرف یہی نظام ہے جس سے طاقتور اور کمزور دونوں کو یک وقت امن و عدل اور مساوات کی ضمانت مل سکتی ہے۔

﴿أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾

نوائے قرآن

جناب مولانا عبد الرحیم

تحریک

نافرمانوں اور گنہگاروں سے دوستی نہیں رکھنی چاہیے، اس لئے کہ صحبت صالح سے انسان اچھا اور صحبت بد سے انسان برا بنتا ہے۔ اکثر لوگوں کی گمراہی کا سبب غلط دوستوں کا انتخاب اور صحبت بد کا اختیار کرنا ہی ہے، اس لئے احادیث رسول ﷺ میں بھی صالحین کی صحبت کی تاکید اور بری صحبت سے اجتناب کرنے کو ایک بہترین مثال کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں مروی ہے:

[عن ابی موسیٰ الاشعری عن النبی ﷺ قال:

انما مثل المجلس الصالح والمجلس السوء

كحامل المسك ونافع الکیر فحامل

المسك اما أن یحذیک واما أن یتباع منه

واما أن یحرق ثیابک واما أن یحرق ریحاً طیبه، ونافع الکیر اما أن

یحرق ثیابک واما أن یحرق ریحاً خبیثه۔]

(صحیح بخاری کتاب الذبائح باب: ۳۱)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: اچھے اور برے ساتھی کی مثال مشک

کی خوشبو بیچنے والے اور بھٹی پھونکنے

والے کی سی ہے، مشک بیچنے والا یا تو تمہیں

مشک عطا کرے گا یا تم اس سے خرید لو گے

یا پھر اس کی خوشبو ہی محسوس کرو گے، مگر

بھٹی پھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا

دے گا یا پھر تم بھٹی کی بدبو محسوس کرو گے۔ ترمذی کی ایک

حدیث میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا

ہے تو تم میں سے ہر کوئی غور کرے کہ وہ کسے دوست بناتا

ہے؟ (ترمذی: کتاب الزہد)

مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نیکوکاروں کے

ساتھ مل کر پتھر ڈھونا، بدکاروں کے ساتھ کھجور اور گھی سے

بنا ہوا عمدہ حلوا کھانے سے بہتر ہے۔ (تفسیر قرطبی سورۃ

فرقان: ۲۸)

لہذا دوست اور ساتھی بہت سوچ سمجھ کر اختیار کرنا

ساتھ اختیار کرنا چاہئیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ روز قیامت ہمیں

بھی مذکورہ آیت کے مصداق کہنا پڑے کہ

﴿لَقَدْ أَخَذْنَا مِنَ النَّاسِ عَهْدًا أَنَّهُمْ لَا يُكْفَرُونَ﴾

﴿الفرقان: ۲۹﴾

وہیں اسے اللہ کے کلام سے لذت حاصل کرنے، اس کے ذکر سے خود کو معمور کرنے کی بھی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ دلوں کی وحشت صرف اللہ کی کتاب کی محبت کے ذریعہ ہی دور کی جاسکتی ہے، اس کی بے چینی اور خوف و ہراس سے صرف اللہ کی بشارتیں ہی اطمینان بخش ہو سکتی ہیں۔ دلوں کے فاقے کو صرف اللہ کے کلام کی حکمتوں اور احکام کے توشوں سے ہی دور کیا جاسکتا ہے، اس کو حیرت و پریشانی سے راہ مستقیم کی طرف ہدایت صرف اسی پاک پروردگار کے کلام کے نور اور اس کی کتاب کی واضح نشانیں سے ہی ممکن ہے۔ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”دلوں کی اصلاح کے لئے امت قرآن کی ہدایتوں

دلوں کی وحشت صرف اللہ کی کتاب کی محبت کے ذریعہ ہی دور کی جاسکتی ہے، اس کی بے چینی اور خوف و ہراس سے صرف اللہ کی بشارتیں ہی اطمینان بخش ہو سکتی ہیں۔ دلوں کے فاقے کو صرف اللہ کے کلام کی حکمتوں اور احکام کے توشوں سے ہی دور کیا جاسکتا ہے۔

کی شدت سے محتاج ہے تاکہ وہ اس کے مفہوم کو سمجھے اور راہ استقامت پر ثابت قدم رہے۔“

جب یہ بات مسلم ہے کہ قرآن ہمارے لئے سرچشمہ ہدایت اور شعل راہ ہے تو آئیے ذرا ہم اس کی چند آیات کے اندر غور کریں اور دیکھیں کہ یہ سرچشمہ ہدایت ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟ سورۃ فرقان کی آیت نمبر ۲۷ میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا﴾ (الفرقان: ۲۷)

”اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کے

گاہے کاش! میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی۔“

﴿يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فَلَانًا خَلِيلًا﴾ (الفرقان)

”افسوس کاش! میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔“

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا﴾ (الانعام: ۱۰۳)

”اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق نبی کے ذرائع پہنچ چکے ہیں، سو جو شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جو شخص اندھا رہے وہ اپنا نقصان کرے گا۔“

انسانی اور اخلاقی قدروں کی دنیا کے تمام مذاہب میں بڑی اہمیت ہے، ہر دین و مذہب اپنے پیروکاروں کو اخلاق حمیدہ پر کاربند رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ رذائل اور فواحش و منکرات سے اجتناب اور بعد اختیار کرنے کی

ترغیب دیتا ہے مگر ان مذاہب و مل کے مطالعہ سے ان اقدار کی حقیقی الامکان سیرابی و تشفی نہیں ہوتی۔ دوسری جانب جب ہم اسلامی تعلیمات کا بنظر فائر مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت

ہمارے اوپر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جس طرح سے اخلاق حسنہ کی تعلیم قرآن مجید میں موجود ہے اور خالق کائنات نے اپنے برگزیدہ رسول ﷺ کو جن اوصاف سے متصف بتایا ہے وہ اہل اسلام کے لیے باعث فخر و انبساط ہے۔ قرآن نے جہاں آپ کو اخلاق کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز بتایا ہے تو خود رسول اسلام نے اپنی بعثت کا مقصد اخلاق فاضلہ کو لوگوں میں رائج کرنا اور اس مہم کو پایہ تکمیل تک پہنچانا بتلایا ہے۔ مگر افسوس! آج اسی نبی ﷺ کی امت اس اخلاق سے کوسوں دور جا پڑی ہے۔ ذیل کی سطور میں ایسے ہی کچھ اخلاق کا ذکر ہے، امید ہے کہ ہمارے لیے بصیرت افروز ہوں اور اپنا اخلاق سنوارنے میں ہماری مدد کر سکیں۔ آئیے! ذرا انہیں کلام الہی کی پر نور فضا میں سمجھنے کی کوشش کریں۔

انسان کے دل کی جہاں بہت حد ضروریات ہیں۔

سیدنا جریر بن عبد اللہ

بیتہ

اب میں تمہیں دوبارہ اپنے گاؤں میں آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ کہنے لگے: سعید الماکلی میرا بہنوئی ہے اور پھر انہوں نے مجھے کوئی پندرہ منٹ تک سیدنا جریر بن عبد اللہ الحبلیؓ کے واقعات سنائے۔ شیخ عبدالرحمن القاضی سیدنا جریر بن عبد اللہ کی اولاد میں سے ہیں۔ فرمانے لگے: جب ہم چھوٹے چھوٹے تھے اس وقت شاہ سعود بن عبد العزیز کی حکومت تھی جو کہ بانی مملکت شاہ عبدالعزیز کے بڑے صاحبزادے تھے۔ ایک وفد مکہ مکرمہ کے قاضی کی قیادت میں ہمارے گاؤں میں آیا۔ وفد کے ایک رکن نے کہا: وہ کوئی قبر ہے جس کی آپ لوگ عبادت کرتے ہیں؟ ہمارے بزرگوں نے جواب دیا: ہم قبروں کی عبادت نہیں کرتے نہ ہی ان سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم صرف اور صرف اللہ رب العزت ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ دراصل آل سعود کی حکومت سے پہلے یہاں اشراف مکہ کی حکومت تھی۔ ان کے دور میں مختلف صالحین کی قبروں پر جہلا آتے اور ان سے مدد طلب کرتے۔ یہ مکروہ دھند بعض لوگوں کی روٹی روزی کا سبب بنا ہوا تھا، مگر شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت توحید اور علمائے کرام کی کوششوں کے نتیجے میں جزیرہ عرب میں توحید کا غلبہ ہوا۔ وہ تمام مقامات ختم کر دیے گئے ہیں جہاں لوگ جا کر چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ قبروں والوں سے اپنی ضرورتیں طلب کرتے اور حاجتیں مانگتے تھے۔ کچھ ایسے درخت بھی تھے جہاں لوگ دھاگے باندھتے اور نذر و نیاز دیتے تھے۔ آج اللہ کا شکر ہے کہ سعودی عرب میں عقیدہ توحید کی برکت سے لوگ مالی اعتبار سے مستغنی ہیں۔ یہاں شرک و بدعت کے مظاہر بھی نظر نہیں آتے۔

ہم نے مسجد جریر کو دیکھا۔ مسجد کے باہر سیدنا جریر بن عبد اللہ الحبلیؓ کی قبر تھی۔ میں نے ان کے لیے بلندی درجات کی دعا مانگی اور اس کے بعد ہمارا رخ بنی ہوئی مسجد کی طرف تھا۔ ہم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع و قصر کر کے ادا کیں۔ فردا فردا تمام نمازیوں نے ہاتھ ملایا۔ اپنا تعارف کروایا، ان کا تعارف حاصل کیا۔ ہر ایک نے اپنے گھر چلنے کی دعوت دی۔ مسجد ہی میں سیدنا جریر بن عبد اللہ الحبلیؓ کے حوالے سے گفتگو سنی اور ان کی کچھ مزید باتیں نمازی حضرات کے ساتھ شیئر کیں۔

⑤ زیادہ مت ہنساکرو، اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

ان نصیحتوں پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے معاشرے کو ایک خوشحال اور اسلامی معاشرہ بنا سکتے ہیں، ورنہ اگر ہم ہر کسی کی رضا جوئی کی سعی لا حاصل کرتے رہے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو پس پشت ڈالنے والوں میں شمار ہوں گے اور ایسے ہی لوگوں کے متعلق نبی کریم ﷺ رب کی بارگاہ میں شکوہ کریں گے اور استغاثہ دائر کریں گے کہ ﴿وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا﴾ (الفرقان: ۳۰)

”اور رسول فرمائیں گے کہ اے میرے پروردگار! بے شک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔“

مشرکین قرآن پڑھ جانے کے وقت خوب شور مچاتے تھے تاکہ قرآن نہ سنا جاسکے، یہ بھی قرآن کا ترک اور اس کا چھوڑ دینا ہے، اس پر ایمان نہ لانا اور عمل نہ کرنا بھی قرآن کا ترک اور چھوڑنا ہے، اس میں غور و فکر نہ کرنا اور اس کے اوامر و نواہی کی پابندی نہ کرنا بھی قرآن سے اعراض ہے، اسی طرح اس کو چھوڑ کر کسی اور کتاب کو اس پر ترجیح دینا بھی قرآن کا چھوڑ دینا ہے۔

میرے عزیز بھائیو! آئیے ہم یہ عزم کریں کہ کلام پاک کو اپنی زندگی پر لازم کر لیں گے، اس کو مع ترجمہ و تفسیر کے سمجھ کر پڑھنے اور پڑھانے کو ترجیح دیں گے، صرف لفظی تلاوت پر اکتفا نہیں کریں گے۔ کہیں قیامت کے دن حشر کے میدان میں ہم سے پوچھ نہ ہو جائے کہ ہم نے تمہارے درمیان اپنی کتاب نازل فرمائی تھی آپ نے اسے سمجھنے کی کوشش کیوں نہ کی؟

میرے عزیز بھائیو! قرآن کریم کا اردو، ترجمہ و تفسیر موجود ہے، اس کو پڑھیں اور نزول قرآن کے مقصد کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ یہی ہمارے رسول ﷺ (ان پر میرے ماں باپ فدا ہوں) کی زندگی تھی۔

جو سر بسر کلام ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے

”اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو دغا دینے والا ہے۔“

لہذا اس دارِ عمل میں ہی ہم اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کر لیں اور قرآن کی تعلیمات اور رسول اللہ ﷺ کی نصیحتوں کو اپنالیں تاکہ ہماری زندگی بھی بہترین زندگی ہو اور آخرت بھی سنور جائے۔ آئیے ذرا ہم رسول اکرم ﷺ کی اس حدیث کو بھی بغور پڑھ لیں اور ہم میں سے ہر شخص اس حدیث میں مذکور تعلیمات کو عام کرنے کا عزم کرے، ہو سکتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری زندگیوں کو راہ حق پر گامزن کر دے۔

[عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من يأخذ من امتی خمس خصال فيعمل بهن أو يعلمهن من يعمل بهن قال قلت أنا يا رسول الله فأخذ بيدي فعذهن فيها ثم قال: اتق المحارم تكن اعبد الناس، وارض بما قسم الله لك تكن أغنى الناس، وأحسن إلى جارك تكن مؤمنًا، وأحب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلمًا، ولا تكثر الضحك فإن كثرة الضحك تميت القلب] (مسند احمد ج: ۲ ص: ۲۱۰، بخاری فی الادب المفرد: ۲۵۲، ابن ماجہ: ۴۲۱۷، ترمذی کتاب الزہد)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے میری امت میں سے جو پانچ خصلتیں اختیار کرے گا پھر ان پر عمل پیرا ہوگا؟ یا انہیں ایسے شخص کو سکھائے گا جو اس پر عمل کرے؟ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اے اللہ کے رسول! تو اللہ کے رسول ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر ان خصلتوں کو شمار کیا اور فرمایا:

① اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچو، تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔

② اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو تمہاری قسمت میں لکھا ہے اس پر راضی ہو جاؤ، تم سب سے زیادہ مالدار بن جاؤ گے۔

③ اپنے ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کرو تم مومن ہو جاؤ گے۔

④ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو، تم مسلمان بن جاؤ گے۔

سیدنا حریر بن عبد اللہ البخلی

جانب ہونا مالک

صفات مطلوب تھیں وہ سب گھوڑے میں پائی جاتی تھیں۔ غلام نے بیچنے والے سے پوچھا: اس کی قیمت کیا ہے؟ اس نے کہا: جناب! اس کی قیمت تین سو درہم ہے۔ قیمت مناسب تھی، سودا ہو گیا۔ غلام نے رقم ادا کر دی اور گھوڑا لے کر سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے گھوڑا دیکھا۔ عرب تو گھوڑوں کے شیدائی تھے، وہ تو ان کی قمیوں، نسلوں حتیٰ کہ ان کی ماؤں کے نام سے بھی واقف تھے۔ سیدنا جریر کو گھوڑا پسند آیا۔ کتنے میں خرید کر لائے ہوئے قیمت پوچھی۔ غلام نے کہا: میرے آقا! یہ گھوڑا میں نے ایک شخص سے تین سو درہم میں خریدا ہے۔ کہنے لگے: نہیں! یہ اتنا عمدہ اور اعلیٰ نسل کا گھوڑا ہے کہ اس کی قیمت تین سو درہم سے کہیں زیادہ ہے۔ غلام سے پوچھا: تم نے جس شخص سے یہ گھوڑا خریدا تھا اسے پہچانتے ہو؟ کہنے لگا: جی ہاں! کیوں نہیں؟ بالکل میں پہچانتا ہوں۔ فرمایا: جاؤ! اسے بلا کر لاؤ۔ غلام گیا اور گھوڑا بیچنے والے کو بلا لیا۔ سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میرے بھائی! تم نے گھوڑا تین سو درہم

ارکان اسلام پورے نہ کرے، اس کا کوئی تصور ہی نہیں تھا۔ جہاں تک ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا تعلق ہے تو یہ ہمارے خوبصورت دین کا بہت اہم مسئلہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سلسلے میں اپنی امت کو بہت تاکید فرمائی ہے۔ اس عنوان پر سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث بڑی مشہور ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: [لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مِمَّا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ] ”تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“ صحابہ کرام اسی منہج اور اصول پر چلتے رہے۔ اسی لیے تو ان

قبیلہ بجیلہ کے فرزند جریر بن عبد اللہ البخلی نے سن دس ہجری میں مدینہ آکر اسلام قبول کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی وفات سے 40 روز پہلے دین اسلام میں داخل ہوا۔ سیدنا جریر نے اللہ کے رسول ﷺ کے دست مبارک پر ہاتھ رکھا۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنے اس سردار قبیلہ، معزز خوبصورت صحابی سے چند احکامات پر عمل کرنے کے وعدہ پر بیعت لے رہے ہیں۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے پیارے رسول ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی، کس بات پر؟ آئیے! پڑھتے ہیں: [بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَىٰ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنَّصِاحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ] ”میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے دست مبارک پر نماز قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔“ اللہ کے رسول ﷺ نے بیعت لیتے وقت جو الفاظ ان سے ارشاد فرمائے تھے وہ کچھ اس طرح تھے:

میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے دست مبارک پر نماز قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

میں آپس میں بے حد محبت اور پیار تھا۔ سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ کے دست مبارک پر جو بیعت کی تھی اس کی روشنی میں وہ ہر مسلمان کی ہر حالت میں خیر خواہی چاہتے تھے۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اللہ کے رسول ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ہی رہنے لگے۔ ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی یہ کہنا تو آسان ہے مگر اس پر عمل اتنا آسان نہیں، مگر جسے اللہ توفیق دے، اس کے لیے کوئی مشکل نہیں۔ سیدنا جریر بن عبد اللہ تو سب سے بڑھ کر اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کو اہمیت دینے والے تھے۔ ایک مرتبہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو گھوڑا خریدنے کے لیے بازار بھیجا۔ اس نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑا فروخت کر رہا ہے۔ گھوڑا بڑا اچھا نظر آیا۔ جو

[عَلَىٰ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَنْصَحَ الْمُسْلِمَ، وَتُطِيعَ الْوَالِيَّ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا]

”تم اس بات پر میری بیعت کر رہے ہو کہ تم گواہی دو گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور تم نماز قائم کرو گے، زکاۃ ادا کرو گے، رمضان کے روزے رکھو گے، ہر مسلمان کی خیر خواہی کرو گے، ولی لا امر کی اطاعت کرو گے اگر کسی حبشی غلام کو تمہارا والی بنا دیا جائے۔“

دیگر تمام جاٹار صحابہ کرام کی طرح سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ کیے ہوئے اس عہد کی پوری طرح پاسداری کی۔ ناممکن تھا کہ اس دور کا مسلمان نماز ادا نہ کرے یا زکاۃ نہ دے یا دوسرے

زیادہ ہے، ہم تمہیں چار سو درہم دیتے ہیں۔ بولو! سودا منظور ہے؟ کہنے لگا: آپ کی مرضی ہے۔ مجھے بھلا اس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کے دل میں ابھی تک غلش باقی تھی کہ میرے اس مسلمان بھائی کی کہیں حق تلفی نہ ہو جائے۔ ہر مسلمان کی خیر خواہی کا جو وعدہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ کیا تھا، اس کا تقاضا ہے کہ اس شخص کو اس کا پورا حق ادا کیا جائے۔ گھوڑے کو ایک بار پھر غور اور گہری نظر سے دیکھا، اس کی صلاحیتوں کا پوری طرح جائزہ لینے کے لیے اس پر سوار ہوئے اور ایک چکر لگا کر واپس آئے۔ بیچے اتر کر کہا: اس کی قیمت چار سو نہیں بلکہ پانچ سو درہم ہے۔ اس پر بھی سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کا دل مطمئن نہیں ہوا۔ ان کی نظر میں یہ گھوڑا اس سے بھی زیادہ قیمتی تھا۔ گھوڑے کی قیمت بڑھاتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ

آٹھ سو درہم اسے ادا کر کے کہنے لگے: میں اس گھوڑے کی قیمت آٹھ سو درہم ادا کرتا ہوں۔ تمہارے گھوڑے کی قیمت تو اس سے بھی زیادہ ہے مگر میں اس سے زیادہ ادا نہیں کر سکتا۔ بولو! تمہیں منظور ہے؟ وہی چیز جو تین سو درہم میں ان کی ملکیت میں آچکی تھی کسی کے کہے بغیر اس کی قیمت اس حد تک بڑھائی کہ انہیں اطمینان ہو گیا کہ اب نہ میری حق تلفی ہو رہی ہے نہ میرے بیچنے والے بھائی کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ تین سو درہم کے بجائے آٹھ سو درہم ادا کیا۔ کسی نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا: جناب! آپ نے اتنی زیادہ رقم کیوں ادا کی۔ فرمانے لگے: [بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ] ”میں نے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی اللہ کے رسول ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔“

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا: اللہ کے رسول! اگر میری نظر اچانک کسی غیر محرم کے چہرے پر پڑ جائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: فوراً اپنی نگاہ کو دوسری جانب پھیر لو۔

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں: میں ایک دفعہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے ملے گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب کوفہ کے گورنر سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تھی۔ میں نے دیکھا کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے: اپنے امیر کے لیے دعا کرو وہ معافی کو پسند کیا کرتے تھے۔ سنو اور اطاعت کرو حتیٰ کہ تم پر کسی نئے امیر کو مقرر کر دیا جائے۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی کہ میں اسلام کے فرائض ادا کرنے کے بعد ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا اور امیر کی اطاعت کروں گا۔ اس مسجد کے رب کی قسم! میں تم سب کے لیے خیر خواہی کا جذبہ رکھتا ہوں۔

ہماری گاڑیاں تیزی سے سیدنا جریر بن عبد اللہ کی بستی ”قریۃ القناتہ“ کی طرف رواں دواں تھیں۔ کوئی آٹھ دس کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہمارے سعودی دوست کی گاڑی ٹھکی سڑک پر اتر گئی۔ سامنے ایک چھوٹا سا خوبصورت گاؤں تھا۔ میں نے اس گاؤں کی تصاویر انٹرنیٹ پر دیکھ رکھی تھیں۔ اسے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ سعید المالحی نے ایک پرانی مسجد کے دامن میں گاڑی

کھڑی کی۔ ہم نیچے اترے تو کہنے لگے: یہی سیدنا جریر بن عبد اللہ البعلی رضی اللہ عنہ کا گاؤں ہے۔ ان کی مسجد بھی یہی ہے۔ اس علاقے کے لوگ صدیوں تک اس مسجد میں نمازیں ادا کرتے رہے ہیں۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کی قبر بھی مسجد کے بیرونی احاطے میں ہے۔ مسجد اب آبادی کے لیول سے خاصی نیچی ہو چکی تھی۔ ہم متعدد میزبیاں اترنے کے بعد مسجد میں داخل ہوئے۔ چھت ابھی تک سرکنڈوں کی تھی! تاہم دیواریں پتھروں کی ہی نظر آئیں۔

میں ایک مرتبہ پھر ماضی کے درپچوں میں کھو گیا۔ سبحان اللہ! سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے کتنے ہی خوبصورت پہلو اور روشن واقعات ہیں۔ یہ درست ہے کہ انہیں اللہ کے رسول ﷺ کی وفات سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا، مگر اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے اس صحابی کو بہت زیادہ مان دیا۔ لفظ ”مان“ میں نے جان بوجھ کر لکھا ہے۔ میری مراد ہے کہ ان کو عزت مقام اور خاص مرتبہ عطا فرمایا۔ اپنے قریب کیا۔ ان کو کیسے عزت اور مقام عطا فرمایا۔ آئیے واقعہ پڑھتے ہیں۔

اس واقعے سے لگتا یوں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ مدینہ شریف میں ہی کسی دوسرے محلہ میں کسی سے ملنے کے لیے یا کسی کام سے تشریف لے گئے۔ بہر حال یہ طے شدہ امر ہے کہ واقعہ مسجد نبوی شریف کا نہیں۔ میزبان نے آپ کو اپنے گھر کے سب سے کھلے کمرے یا بیٹھک میں بٹھایا۔ ادھر محلے کے لوگوں کو بھی علم ہو گیا کہ کائنات کے امام ہمارے محلہ میں تشریف لائے ہیں۔ اب تو وہ جوق در جوق آپ ﷺ کا دیدار کرنے اور آپ کی پیاری پیاری باتیں سننے کے لیے اس مجلس میں اکٹھے ہونا شروع ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد مجلس صحابہ کرام سے بھر جاتی ہے۔ اتنے میں سیدنا جریر بن عبد اللہ البعلی رضی اللہ عنہ بھی اسی مجلس میں آ جاتے ہیں۔ اب مجلس تو بھری ہوئی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے دروازے سے جریر کو دیکھا کہ وہ آرہے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے دائیں بائیں دیکھا کہ کوئی خالی جگہ ہو تو جریر سے کہا جائے کہ وہ بھی اندر آ کر بیٹھ جائیں۔ مگر جگہ پوری طرح بھر چکی تھی۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ دروازے کے باہر ہی زمین پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اب دیکھیے اللہ کے رسول ﷺ اپنے صحابی کو کس

طرح عزت عطا فرماتے ہیں۔ آپ نے اپنے کندھے مبارک سے اپنی چادر کو اتارا۔ اسے لپیٹا، گول کیا اور پھر پوری قوت سے اپنی چادر کو جریر کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: [يَا جَرِيرُ! اجْلِسْ عَلَى هَذَا] جریر! تم اس کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ جریر نے اللہ کے رسول ﷺ کی چادر مبارک کو اپنے سینے سے لگایا۔ اسے چوما اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ چادر اس لیے تو نہیں کہ اس پر بیٹھا جائے یہ تو اللہ کے رسول ﷺ کی چادر ہے۔ اس کی تعظیم اور قدر و منزلت ہونی چاہیے۔ جریر نے اللہ کے رسول ﷺ کی چادر کو واپس کرتے ہوئے عرض کی: [اَكْرَمَكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمَا أَكْرَمْتَنِي] ”اللہ تعالیٰ آپ کی عزت آپ کی شان اور مقام میں اور زیادہ اضافہ فرمائے جس طرح آپ نے مجھے عزت دی ہے۔“ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: [إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ فَأَكْرِمْهُمْ] ”جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار یا بڑا آدمی آئے تو اس کی عزت کیا کرو۔“

ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ان دنوں سعد کوفہ و بصرہ کے گورنر تھے۔ ان سے ملنے کے بعد سیدنا عمر بن خطاب کے پاس آئے تو امیر المؤمنین نے پوچھا: سناؤ جریر! سعد کو تم نے بحیثیت گورنر کیسا پایا؟ کہنے لگے: جب وہ کسی پر غلبہ پالیتے ہیں تو اس وقت وہ سب سے زیادہ لوگوں پر کرم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اگر لوگوں سے غلطی ہو جائے تو ان کی معذرت قبول کر لیتے ہیں۔ ان کو اکٹھا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مصیبت میں وہ سب سے بڑھ کر طاقت ور ثابت ہوتے ہیں اور لوگوں کے نزدیک وہ قریش کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

سیدنا جریر بن عبد اللہ البعلی رضی اللہ عنہ کے گاؤں کا اب نام قریۃ القناتہ ہے۔ سادہ لفظوں میں آپ اسے قاضیوں کا گاؤں کہہ سکتے ہیں۔ میں نے اس گاؤں کے بڑے قاضی شیخ عبد الرحمن القاضی کا نمبر لیا۔ یہ بھی بحملہ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے ان کو فون کیا۔ بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ میں ان کے گاؤں سے ہو کر گیا ہوں۔ فرمانے لگے: مجھے افسوس ہے کہ تمہارے ساتھ ملاقات نہ ہو سکی۔

دیا ہے وہ پروپیگنڈے سے متاثر ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ بے حیائی کے مبلغین ہی ان کے حقیقی خیر خواہ ہیں وہی ان کا دفاع کرنے والے نجات دہندہ ہیں اور وہی ان کو صدیوں کے مظالم سے نجات دلانے والے ہیں۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ یہ عورت کی نسوانیت کو مسخ کرنا ہے اس کی پاک دامن کی خاتہ ہے اس کی حرمت کی پامالی ہے عقیدہ اخلاق اور کردار سے آزاد کرنا ہے گھر سے باہر نکلنے پر اس کو آمادہ کرنا ہے حجاب اتروانا ہے اسے غیر محفوظ کرنا ہے مردوں سے میل جول کرنا ہے بھڑکیلے لباس زیب تن کرنا ہے اسے عریاں کرنا ہے تاکہ عورت اپنے نسوانی اعمال و فرائض (حمل زچگی اور رضاعت وغیرہ) بھی ادا کرے مردوں کا بھی آدھا کام کرے اور ان کے تلذذ عیاشی اور ہوس کی بھی تکمیل کرے۔

مغربی تہذیب کے مبلغین اور بے حیائی کے منصوبہ ساز بناؤ سنگار سے بڑھ کر دوسروں کو بے وقوف بنانے والا کوئی دوسرا کارآمد میدان نہیں تلاش کر سکے کیونکہ عورت کے نزدیک اس کی اہمیت مسلم تھی لہذا بڑی

بڑی تنظیمیں بنائی گئیں ادارے قائم ہوئے کمپنیوں کی بنیاد رکھی گئی تاکہ ایسے آلات اور ایسے حالات پیدا کیے جائیں جو پردہ حشمت و وقار عزت اور پاک دامن سے دور ہوں فتنے سے اسراف سے اور جنسی برا بھشتی سے قریب تر ہوں طرح طرح کے سامان زینت تیار ہوئے جس سے عورت کی عقل پر پردہ ڈالا جا سکے اور دونوں ہاتھوں سے نہ صرف اس کا مال بلکہ اس کی عزت بھی لوٹی جا سکے اس کے لیے فلمیں تصویریں افسانے ناول مجلات ڈرامے سیریل اور نہ جانے کن کن چیزوں کا سہارا لیا گیا اور عورت مردوں کے ہاتھوں میں کھلونا بن گئی۔

غیر تو غیر آج مسلم عورت بھی ان کے جال میں پھنس چکی ہے فیشن کی دل دادہ بن چکی ہے اس کے لباس اور بناؤ سنگار کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں نہ تو قریب سے اور نہ دور سے لباس چھوٹا ہے آئینہ کی طرح شفاف ہے بدن کے تمام نشیب و فراز ظاہر ہیں بال کھڑے ہوئے ہیں آنکھوں میں پلکوں پر اور ابو پر عبث کاری ہو چکی ہے۔ چہرہ بے پردہ ہے خوشبو لگا کر نکلتی ہے آستین آدمی

متعین کر کے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ اس کے عز و شرف میں اضافہ ہی کیا ہے اسلام عورت کی تکریم کا قائل ہے اسے سامان تجارت قرار نہیں دیتا اس کے جسم اور حسن و جمال کے تحفظ کا خواہاں ہے بدن کی نمائش کے عوض دو ٹوک روٹی کا بالکل قائل نہیں اور نہ ہی حسن و جمال کو بازار میں کیش کرانے پر راضی ہے۔ عورت اللہ کی ایک اہم مخلوق ہے اس کی عزت و تکریم ہونی چاہیے اس کی عفت و عصمت کا تحفظ ایک لازمی چیز ہے نہ کہ اس پر ہمیشہ ہوسناک نگاہیں پڑتی رہیں۔

اسلام نے کئی طریقوں سے عورت کی تکریم کی ہے اس کو ماں بہن بیٹی اور بیوی کی حیثیت سے محترم

اسلام نے عورت کے بناؤ سنگار کے لیے قواعد متعین کر کے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ اس کے عز و شرف میں اضافہ ہی کیا ہے اسلام عورت کی تکریم کا قائل ہے۔

و باوقار بنایا ہے اعمال صالحہ پر اجر و ثواب اور خوش گواری زندگی کا وعدہ کیا سیاسی طور پر امان دینے کا حق عطا کیا اس کی حفاظت کے لیے پردہ محرم اور پاک دامن کو لازمی ٹھہرایا۔ اجنبی سے خلوت کو حرام کہا مرد حضرات ہوں یا خواتین ہر ایک کو نگاہیں پست رکھنے کا حکم دیا گھر کی ملکہ بنایا نیز گھر ہی کو اس کا مقر عمل قرار دیا۔ یہ ساری پابندیاں محض اس لیے کہ وہ گھر میں گوہر آب دار بن کر رہے ہوں ناک نگاہیں اس کا تعاقب نہ کریں اور نہ ہی فساد ہاتھ اور قدم اس کی سمت بڑھنے پائیں۔

یہ تو حقیقت ہے لیکن واقعی صورت حال کیا ہے؟ نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج کی اکثر مسلمان عورتیں دلزکیاں بناؤ سنگار سے متعلق اسلامی تعلیمات کی پابند نہیں وہ تقلید و فیشن کی دل دادہ ہیں پردہ عیسائی کی چمک دمک نے ان کی نگاہوں کو خیرہ کر کے رکھ

اسلام نے عورت کی آرائش اور زیب و زینت کا بڑا اہتمام کیا ہے جو تفصیل کے ساتھ کتاب و سنت میں موجود ہے۔ اس کے لیے وہ قواعد و ضوابط متعین کیے ہیں جو عورت کی فطری زیبائش سے متعلق ہیں۔ گراہیک ناحیہ سے دیکھا جائے تو اس کی نسوانیت کے لیے مناسب بھی ہیں اور دوسرے ناحیہ سے دیکھا جائے تو بلا افراط و تفریط اس کی حفاظت و سلامتی کے ضامن بھی ہیں۔

اسلام نے مردوں کی یہ نسبت عورت کی زینت اس کے لباس اور اس کے بناؤ سنگار کا زیادہ لحاظ رکھا ہے۔ کیونکہ بناؤ سنگار عورت کے لیے ایک بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے حسن و جمال کا اظہار اس کی فطرت میں داخل ہے۔ اسی لیے زیب و زینت کے کئی سامان مردوں کو چھوڑ کر صرف عورتوں کے لیے حلال کیے گئے مثلاً ریشم اور سونا وغیرہ۔

بناؤ سنگار عورت کی بنیادی ضروریات میں شامل ہے اس کے بغیر وہ اپنے آپ کو تنگی و مشقت میں محسوس کرتی ہے کیونکہ زینت نسوانیت کی آواز ہے شوہر کی مسرت کا سبب ہے اور رغبت و محبت میں اضافہ کا ذریعہ ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ عورت کی حفاظت اور اس کا تحفظ بھی واجب ہے چنانچہ جب بھی بناؤ سنگار کے لیے غلط انداز اور نامناسب اشیاء استعمال کی جائیں گی تو یہی بناؤ سنگار عورت کے لیے وبال جان اور بڑا فتنہ ثابت ہوتا ہے۔ لہذا حالات و ظروف اور عورت کی فطرت کو مد نظر رکھتے ہوئے عورت کے لباس زیورات اور خوشبو وغیرہ کے لیے اگر اسلام کچھ حدود متعین کرتا ہے تو یہ اعتراض کی کوئی بنیاد نہیں ہونی چاہیے اسلامی تعلیمات و توجہات پر عمل کر کے ایک عورت صحیح راستہ پر چل سکتی ہے۔ اسی میں اس کی سعادت اور اس کی کامرانی مضمر ہے اسی میں اس کی کرامت اور عفت و عصمت کا تحفظ ہے اور اسی میں اس کی پاک دامن کی ضمانت ہے۔

اسلام نے عورت کے بناؤ سنگار کے لیے قواعد

بابائے عربی مولانا محمد بشیر سیالکوٹی کا انتقال پر ملال!

استاذ الاساتذہ عربی زبان و ادب کے ماہر بابائے عربی حضرت مولانا محمد بشیر سیالکوٹی طویل علالت کے بعد 16 اکتوبر 2016ء بروز اتوار شام کو وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے عربی زبان و ادب کے ماہر ہونے کے ناتے انہوں نے عربی نصاب کی اصلاح و ترویج کے لیے کتب تحریر کیں عربی تعلیم کو آسان بنانے کے لیے قواعد و ضوابط متعارف بھی کروائے اور انہیں مدارس عربیہ میں تدریس کے لیے بہترین طباعت سے ہمکنار کیا۔ مرحوم ایک منکسر المزاج، طلبائے مدارس دینیہ کے ہمدرد عربی زبان کی ترویج کے لیے دن رات مگن رہنے والی شخصیت تھے۔ ان کی بیشتر کتب مارکیٹ میں موجود ہیں۔ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج میں انہوں نے تدریسی خدمات بھی سرانجام دیں۔ اسلام آباد میں ایک طویل عرصے سے مقیم تھے۔ ”دارالعلم“ کے نام سے طباعتی تصنیفی کام کرتے اور تدریسی کتب شائع کر کے عربی زبان کی بڑی خدمات سرانجام دیں۔ مدارس میں عربی کے حوالے سے کمی و کوتاہی اور نصابی اصلاح کے لیے بڑے بے چین بھی رہتے اور اکثر گفتگو سے مثالیں دے کر اسے واضح بھی فرماتے تھے کہ کہاں کہاں عربی کو نہیں سمجھا جا رہا اور اس کی اہمیت کو کیسے گھٹایا جا رہا ہے۔ حالانکہ عربی زبان ایک مبارک زبان ہے۔ آقائے دو جہاں سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان ہے۔ قرآن وحدیث عربی زبان میں ہے۔ بہر حال مرحوم ایک خوش قسمت انسان ہی نہیں ایک متحرک اور فعال شخصیت تھے کہ جنہوں نے نہ دن دیکھا نہ رات ہمہ وقت عربی زبان کی ترویج و اشاعت اور کتب عربیہ کے لکھنے و لکھانے میں مصروف رہے۔ ہم مولانا مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لیے خلوص دل سے دعا گو ہیں اور ان کے بیٹوں جناب عبدالرحمن، عبید الرحمن اور عطاء الرحمن سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دیگر لواحقین کے غم میں بھی شریک ہیں۔ (ادارہ)

اسک لیز آئی شیڈ وگ بل ڈائی پینٹ جینز، گودنا اور دوا کی شکل میں واپس ان کے پاس پہنچ جائے۔ تیرا آرام ختم ہو تیرا سکون غارت ہو تو پیسہ کمائے اور تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے، محض وقت برباد ہو، صحت کا ستیاناس ہو۔

۸ تیری روزی روٹی، نان و نفقہ اور دوا و علاج کی ذمہ داری مرد پر تھی آج کا مرد اپنی ذمہ داری کا بوجھ بھی تجھ پر ہی ڈالنا چاہتا ہے۔

میری پیاری بہن! میں تجھے آلات زینت سے آگاہ کرتا ہوں تاکہ تو سنہیلے ہوش میں آنا سکون نہ غارت کر، کمائی نہ برباد کر، زیب و زینت کے سلسلے میں نبوی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی طرف دعوت دینے والے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ میری پکار ہے میری آواز ہے۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

سکون تھا آپس میں محبت تھی شیطانوں کو یہ اچھا نہیں لگتا یہ تیرے گھر میں روزانہ کشیدگی، لڑائی، جھگڑا اور فساد دیکھنا چاہتے ہیں۔

۵ طرح طرح کے لہجوں نے سامان زینت بنا کر یہ تیری جیب پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں ہر روز فیشن بدلو اور روزانہ کمائی میں اضافہ کر دو کچھ تو مرمر کر کماتی ہے یہ سب کریم پاؤڈر لپ اسٹک اور تمام طرح کے فیشن سامانوں سے تیری کمائی ہضم کرنا چاہتے ہیں۔

۶ تو گھریلو سامانوں اور زیورات سے جھج لیتی تھی تیری صحت بہت اچھی تھی یہ طرح طرح کے کیمیکل سامانوں سے تجھے جسمانی طور پر نقصان پہنچانا چاہتے ہیں تاکہ تو ڈاکٹر کے پاس پہنچے اور ایک بار پھر اپنی جیب خالی کرے۔

۷ یہ چاہتے ہیں کہ تو اپنا عیش و آرام چھوڑ کر گھریلو خوشیاں بچ کر کئے ماں باپ سے دور کر، ایک ایک پیسہ کمائے اور تیری ساری کمائی کریم پاؤڈر لپ

ہے پنڈلیاں عریاں ہیں، قیص کی چاک، کمر اور ران کو ظاہر کر رہی ہے لباس میں اسراف ہے زیورات میں فضول خرچی ہے، لپک دار گفتگو ہے، ملک دار چال ہے، اگر چہرہ پر برقعہ ہے تو نگاہیں کھلی ہوئی ہیں، مستی بھری آنکھوں سے مردوں کی طرف نظر بازی ہو رہی ہے اور مردوں کو دعوت نظارہ دے رہی ہے۔

کیا یہی اسلام ہے؟ ہرگز نہیں! اسلام نے زیب و زینت کو چند شرائط سے مقید کر دیا ہے جو اس کی فطرت کے موافق ہیں اور اس کے وقار کے محافظ ہیں۔

تو آمیری پیاری بہن! اسلام کی طرف آ، آداب شریعت کی طرف قدم بڑھا، یہ ایک مضبوط قلعہ ہے اس میں تحفظ ہے تیرے وقار کا، تیری عزت کا، تیری عصمت و عفت کا، تیری پاک دامنی کا، تیری شرافت کا، تیری نجابت کا۔

۲ اسلام کی طرف! اس میں خوش بختی ہے تیرے دین کی سعادت ہے تیری آخرت کی دوڑ لگانے کی تعلیمات کی طرف! اسی میں کامیابی ہے تیری دنیا کی۔

میری پیاری بہن! کیا تجھے معلوم ہے کہ تجھے کیوں سجایا گیا؟ کیوں رونق بازار بنایا گیا؟ کمپیوٹر کے اشتہار میں تو ہے، ماچس کی ڈیبا پر تو ہی چھپتی ہے آسمان کی بلندی پر تو ہی ایئر ہوسٹس ہے، استقبالیہ آفس میں تو ہی نوکرانی ہے مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ میں تو ہے اور پرنسپل سیکرٹری بھی تو ہی ہے۔ آج میں تجھے بتاتا ہوں

۱ تو مسلمان تھی اپنے رسول سے اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے بے حد محبت کرتی تھی آج کا شیطان نما سہوہ تجھے اسلام سے نہ صرف مشکوک دیکھنا چاہتا ہے بلکہ دور کرنا چاہتا ہے۔

۲ تو گھر میں محفوظ تھی سورج کی کرنیں بھی تجھ سے کترا کر نکلتی تھیں آج کا مرد تجھے پاک دامن نہیں دیکھنا چاہتا، تجھے اپنی ہوس کا شکار بنانا چاہتا ہے۔

۳ تو گھر میں اپنے بچے کی تعلیم و تربیت پر توجہ دیتی تھی بچے مہذب اور بااخلاق ہوتے تھے آج کا مرد تجھے اپنی بانہوں میں لے کر تجھ سے کھیلنا چاہتا ہے، تجھے اپنے فرائض سے غافل کرنا چاہتا ہے جس کے نتیجے میں تیرے بچے بدتہذیب اور بد اخلاق ہو چکے ہیں۔ ۴ تو گھر میں رہ کر اپنے کام کاج نبھالیتی تھی، گھر میں

پیغام رسالت

ﷺ

تحقیق

جناب مولانا عبدالحق زاهد

ارشاد بانی ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرٍ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور: ۶۳)
”سنو! جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انہیں کوئی دردناک عذاب نہ پہنچے۔“

جیتہ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں رسول اکرم ﷺ نے اونٹنی پر سوار ہو کر ارشاد فرمایا: [الا وانی فرطکم علی الحوص] لوگو سنو! میں حوض کوثر پر تمہارا میر سامان ہوں گا۔ [واکثرکم الامم] اور اپنی امت کی کثرت پر تمام امتوں کے درمیان فخر کروں گا، [فلا تسودوا ووجہی] پس تم مجھے رسوا نہ کر دینا (یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کر کے، بدعتی اور مشرک بن کر، کل قیامت کو اللہ تعالیٰ کے سامنے مجھے شرمسار نہ کرنا) [الا وانی مستنقذ اناسا ومستنقذ منی اناس] یہ ٹھیک ہے کہ اللہ کے اذن سے پانی ہوئی میری شفاعت سے بہت سے لوگ دوزخ سے چھوٹ جائیں گے اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو مجھ سے جدا کر دیئے جائیں گے کہ ان کے لئے اللہ مجھے اذن شفاعت نہیں دے گا، [فاعول یارب امتی] میں کہوں گا اے میرے پروردگار! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں انہیں بھی حوض کوثر سے پینے اور مجھے ان کی شفاعت کرنے کی اجازت دے۔

[فیقول انک لاتدری ما احد ثوابک]

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، حدیث نمبر ۳۹۴۴)
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے میرے رسول! تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تیرے بعد کون کون سے نئے مسئلے (دین میں) نکال لیے تھے۔

جیتہ الوداع کے خطبہ میں نبی اکرم ﷺ نے واضح فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ حوض کوثر کے پانی اور میری شفاعت سے محروم کر دیئے جائیں گے، میں اللہ سے عرض کروں گا یا الہی! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں یعنی ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ پڑھنے والے ہیں، نمازی،

حاجی، تہجد گزار ہیں، انہیں کوثر کا پانی پینے دے، مجھے ان کی شفاعت کی اجازت دے دے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: نہ ان لوگوں کو آپ کوثر ملے گا نہ تجھے ان کی شفاعت کی اجازت دی جائے گی، کیونکہ انہوں نے تیری وفات کے بعد دین کامل میں نئے نئے مسئلے نکالے تھے، اپنی طرف سے ثواب کے وعدے دے دے کر کارِ ثواب جاری کئے تھے، یہ بدعتی لوگ ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ ان اہل بدعت پر سخت ناراض ہوں گے اور سحقا سحقا فرمائیں گے یعنی دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ، میرے کامل دین اسلام میں تم نے نئے نئے مسائل گھڑے، بدعتیں نکالی تھیں۔ (صحیح مسلم: ۲۱۸/۱)
رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

جس شخص نے ہماری (کامل) شریعت میں کوئی نیا طریقہ یا مسئلہ نکالا جس کا ہم نے کوئی (قوی، فعلی) حکم نہ دیا ہو تو وہ نیا طریقہ، مسئلہ مردود اور ناقابل قبول ہے۔

[لا یقبل اللہ لصاحب بدعة صوما ولا صلاة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة، ولا جهادا ویخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین] (ابن ماجہ: ۴۹)
اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ زکوٰۃ و خیرات، نہ حج و عمرہ اور نہ ہی جہاد اور بدعتی دائرۃ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بال گوندھے ہوئے آٹے سے نکل جاتا ہے۔“

مسلمان بھائیو! بدعت کا کام کرنے سے ڈرو، خوف کرو، کانپ جاؤ کہ اہل بدعت کی نمازیں، روزے، حج، زکوٰۃ و خیرات، عمرہ و جہاد اور دوسری بے شمار نیکیاں اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا، خبردار! وہ کام دین کا کام یا ثواب کا کام جان کر ہر گز نہ کریں جو نبی اکرم ﷺ نے نہ کیا ہو یا نہ کرنے کو کہا ہو۔ بدعت کا مطلب نبی اکرم ﷺ کی زبان سے سننے، ارشاد فرماتے ہیں:

[من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه]

فہرود] (بخاری ۱۳۲/۹، مسلم: ۱۳۴۴/۳)
جس شخص نے ہماری (کامل) شریعت میں کوئی نیا طریقہ یا مسئلہ نکالا جس کا ہم نے کوئی (قوی، فعلی) حکم نہ دیا ہو تو وہ نیا طریقہ، مسئلہ مردود اور ناقابل قبول ہے۔ دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: [من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد] یعنی جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح فرماتے ہیں: یہ حدیث اسلام کا ایک عظیم قاعدہ ہے، یہ نبی اکرم ﷺ کے جامع کلمات میں سے ایک ہے، یہ ہر طرح کی بدعت اور خود ساختہ امور کی تردید میں صریح حکم ہے۔

دوسری روایت میں مفہوم کی زیادتی ہے اور وہ یہ کہ بعض پہلے سے ایجاد شدہ بدعتوں کو کرنے والے کے خلاف اگر پہلی روایت بطور حجت پیش کی جائے تو وہ بطور عناد کہے گا کہ میں نے تو کچھ ایجاد نہیں کیا، لہذا اس کے خلاف دوسری روایت حجت ہوگی، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ہر نئی چیز مردود ہے خواہ کرنے والے نے اسے از خود

ایجاد کیا ہو یا اس سے پہلے اسے کوئی ایجاد کر چکا ہو۔ (شرح مسلم للنووی: ۱۶/۱۲)
بھائیو! خدا را بغیر سند حدیث اور سنت کے کسی مسئلہ کو نہ اپنائیں اور نہ ہی عمل میں لائیں، جس پر ”مہر محمدی“ لگی ہوئی ہو اسی کو حاصل کریں، کھوٹے سکے دوزخ کے شعلے ہیں، ان سے ہزار بار بچیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

[کل مجدنة بدعة و کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار] (صحیح مسلم: ۵۹۲/۲)
”ہر نیا کام (دین میں) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی (بدعت) دوزخ میں لے جانے والی ہے۔“

علمائے سوء و مشائخ نے حصول زر کے لئے صد ہا نئے نئے مسئلے دین میں کارِ ثواب کہہ کر جاری کر رکھے ہیں اور سادہ لوح مسلمان انہیں نیک کام سمجھ کر اپنا رہے ہیں، اچھی طرح یاد رکھیں کہ جس شخص نے کسی امتی کے بنائے ہوئے مسئلے پر عمل کیا وہ بدعتی ہوگا اور رب العالمین بدعتی پر اس قدر ناراض ہو جاتا ہے کہ اس سے دوسرے فرائض نماز، روزہ وغیرہ بھی قبول نہیں کرتا، آخر کیوں؟ غور کریں کہ ملک میں سکے حکومت کے جاری کئے ہوئے ہوتے ہیں جن

تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت کرنا واجب ہے

محرر: جناب مولانا لیاقت علی باجوہ

- تنازعات ہوئے ان پر اپنی زبانیں روکیں۔“
- ④ امام ابن کثیرؒ کہتے ہیں: ”صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے باہمی اختلافات میں سے کچھ وہ ہیں جو ان کے عزم و ارادہ پر مبنی نہیں تھے جیسے جمل کا واقعہ اور کچھ وہ ہیں جو اجتہاد پر مبنی تھے جیسے صفین کا واقعہ۔ غلطی پر مبنی اجتہاد والے بھی اجر کے مستحق ہیں اور صحیح رائے پر اجتہاد والوں کے لیے دوہرا اجر ہے۔“
- ⑤ امام نوویؒ کہتے ہیں: ”اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے اور ان کے باہمی اختلافات کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے۔“
- ⑥ امام ابن حجرؒ کہتے ہیں: ”اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شہادت عثمانؓ کے بعد پیش آمدہ امور پر زبان کھولنے سے اجتناب کیا جائے۔“
- ⑦ امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں: ”مشاجرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا اہل سنت کا مذہب ہے اور ان سے محبت کرنا واجب ہے۔“
- ⑧ امام ذہبیؒ کہتے ہیں: ”ہم تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت کرتے ہیں اور ان کے باہمی اختلافات بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں۔“
- ⑨ امام غزالیؒ کہتے ہیں: ”واعظ پر حرام ہے کہ وہ مشاجرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرے ایسا کرنا صحابہ کرام سے بغض رکھنے اور ان پر لعن طعن کرنے پر براہیختہ کرنا ہے۔“
- ⑩ امام شعرائیؒ کہتے ہیں: ”صحابہ کے درمیان ہونے والے اختلافات پر خاموشی اختیار کرنا واجب ہے۔“
- ⑪ امام ابن قدامہؒ کہتے ہیں: ”صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے باہمی اختلافات پر سکوت اختیار کیا جائے۔“
- ⑫ قاضی ثناء اللہ پانی پٹیؒ کہتے ہیں: ”مشاجرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں زبان بند رکھنی چاہیے۔“
- ⑬ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کہتے ہیں: ”مشاجرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں توقف اور سکوت لازم ہے۔“

استفادہ از: فضائل صحابہ کرام مؤلف: محمد اقبال کیلانی

نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت کرنا تمام مسلمانوں پر واجب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ

”میرے صحابہ کی عزت کرو۔“ (التسائی)

”میرے اصحاب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔“ (مسند ابویعلیٰ)

”میری خاطر میرے صحابہ کا خیال رکھو۔“ (ابن ماجہ)

”میرے صحابہ کی غلطیوں سے درگزر کرو۔“ (مسند احمد)

”میرے اصحاب کے بارے میں بھلائی کی بات قبول کرو۔“ (مسند احمد)

”جب میرے اصحاب کا ذکر کیا جائے تو خاموش رہو۔“ (طبرانی)

”میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔“ (ترمذی)

بعض لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں ایسی باتیں کر دیتے ہیں جس سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین کا پہلو نکلتا ہے حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں ہمارے اسلاف کا موقف بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مثلاً

① امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں: ”ہم تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت کرتے ہیں اور کسی بھی صحابی کا ذکر بھلائی کے علاوہ نہیں کرتے۔“

② امام شافعیؒ کہتے ہیں: ”صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں بحث و تکرار نہ کرو کل تمہارا سامنا رسول اکرم ﷺ سے ہونے والا ہے۔“

③ امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں: ”صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خطاؤں سے خاموشی اختیار کرو ان کے فضائل بیان کرو لیکن آپس کے مشاجرات بیان کرنے سے اجتناب کرو۔“

④ امام العوام بن حوشبؒ کہتے ہیں: ”صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے باہمی مشاجرات بیان نہ کرو لوگ ان کے خلاف براہیختہ ہو جائیں گے۔“

⑤ امام ابووزعہؒ کہتے ہیں: ”مشاجرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرنے سے باز رہنا اہل سنت کا اصول اور عقیدہ ہے۔“

⑥ امام قرطبیؒ کہتے ہیں: ”ہمیں اس بات کا حکم ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان جو جھگڑے اور

سے لین دین ہوتا ہے اگر کوئی شخص جعلی نوٹ بنا کر سرکاری نوٹوں میں ملا دے اور اسے رواج دے تو ایسے شخص کی سزا قانون میں سزائے موت یا عمر قید وغیرہ ہے، اتنی سخت سزا محض جعلی نوٹ بنانے پر کیوں؟ اس لئے کہ اس نے حکومت کا مقابلہ کیا ہے جو بغاوت ہے کیونکہ نوٹ بنانا اور اسے رائج کرنا صرف حکومت کا کام ہے۔ ایسے ہی مسائل کا اجراء صرف پیغمبر کا کام ہے امتی کا کام پیغمبری سکون کو رواج دینا ہے نہ کہ خود سکسہ سازی کرنا۔ پھر جو امتی سکسہ سازی کرتا ہے وہ پیغمبر کا مقابلہ کرتا ہے ”حکومت“ کا باغی ہے، اس لئے دین میں سکسہ سازی کرنے والے (بدعتی) کی سزایہ ہے کہ اللہ رب العالمین اس کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتا اور قیامت کے دن دوزخ میں جھونکا جائے گا۔

زندگی کو غنیمت جانیں! آج ہر قسم کے شرکیہ عقیدوں اور بدعت کے کاموں سے توبہ کر لیں اور آئندہ بچے مومن اور موحّد بن کر سنت خیر الوریٰ کے مطابق عمل شروع کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے (سنت کو اپنا کر) مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

امت کے نام پیغام

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

[لا تجعلوا قبری عیداً] (ابوداؤد، کتاب المناسک)

تاب زیارة القبور ۲۰۴۲، احمد: ۳۶۷/۲

”میری امت خبردار! میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا۔“ یعنی میری قبر پر عرس نہ کرنا، میلہ نہ لگانا، سالگرہ نہ منانا۔ دور حاضر کے مجاوروں اور پیٹ بھر و مولویوں سے ہم با ادب پوچھتے ہیں کہ وہ عروڑ محشر شافع کوثر کے حضور جواب دہی کے وقت کو سامنے رکھ کر بتائیں کہ جب سید الکونین والیقین، کی قبر پاک پر عرس، میلہ، نذر و نیاز، سجدہ، طواف، چلہ کشی اور دعاء و التجامع منع ہے، حرام اور شرک ہے تو آپ لوگوں کا اپنے آباء و اجداد اور بزرگوں کے آستانوں پر یہ کام کیونکر روا ہو گئے؟

یاد رکھیں! کہ قرآن اور سنت کی سچی تعلیمات پر عملدرآمد سے ہی بات بنے گی نہ کہ خود ساختہ بدعات پر عمل کرنے سے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے پیارے رسول کی پیاری سنتوں پر عمل کی توفیق دے۔ آمین!

جناب مولانا محمد ابراہیم ظہیر

کشمیریوں کی داد دے

وزیر اعظم کا جرأت مندانہ اقدام

سفارتی ملاقاتوں میں کشمیر کا مسئلہ اٹھانے کی بات ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وزیر اعظم پاکستان نے پاکستانی اور کشمیری عوام کے جذبات کی ترجمانی کی اور بھارت کو اقوام عالم کے سامنے اس کی گھٹیا حرکتوں کو بے نقاب کر کے رسوا کر دیا، وزیر اعظم کے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جانے سے پہلے ہی بیانات سے ظاہر ہو رہا تھا کہ پاکستان کی کشمیر پالیسی اگر مگر سے نکل کر یکسوئی کی جانب گامزن ہے اور وزیر اعظم پاکستان اقوام متحدہ کو ایک بار کشمیر کے مسئلے پر ان کا وعدہ یاد دلانے جا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھارتی وزیر اعظم نے کسی سبکی سے بچنے کے لئے اپنا دورہ منسوخ کر دیا اور اپنی جگہ وزیر خارجہ شمشا سوراج کو بھیج دیا۔ اگرچہ وزیر اعظم نواز شریف نے عالمی فورم پر افغانستان کے ساتھ معاملات راہداری، دہشت گردی اور ضرب عضب پر بھی پاکستان کا مافی الضمیر پیش کیا تاہم ان کی زیادہ سرگرمیاں کشمیر ہی کے حوالے سے تھیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وزیر اعظم نے Offence is the best defence کے اصول کے تحت پاکستان کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔ اس پر ہم وزیر اعظم پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

وزیر اعظم نواز شریف نے فلسطین کا ذکر کر کے بھی اچھا کیا کیونکہ فلسطین اور کشمیر کی تحریکیں آزادی کی تحریکیں ہیں اور آزادی کی تحریکوں کو جبر اور ظلم یا زبردستی سے روکا نہیں جاسکتا۔ جبکہ دہشت گردی میٹ ورک کا سلسلہ بالکل الگ ہے جس کو ختم کرنے پر دنیا کا ہر انسان متحد ہے۔ مگر بالکل اسی انداز میں دنیا کا ہر انسان غاصبانہ قبضے اور غلامی کے ہر انداز کیخلاف ہے۔

وزیر اعظم کی تقریر اور مظلوم کی حمایت کے لئے اقوام عالم کی توجہ چاہنے پر دنیا بھر میں عدل و انصاف کا ڈھنڈو رچی امریکہ ایک بار پھر ظالم قوتوں کا ساتھی بن کر کھڑا ہوا اور بجاگ دہل سامنے آیا۔ ایک طرف تو امریکی صدر اور سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ بان کی مون نے اپنی تقریروں میں کشمیر کا ذکر تک نہیں کیا بلکہ الٹا امریکی وزارت کے ترجمان مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردی کے خاتمے کیلئے بھارت کا ساتھ دینے کا اعلان کرتے

بھارتی کالے قوانین کی مذمت کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کشمیر کو غیر فوجی علاقہ بنانے کیلئے اقدامات اٹھائے۔ ہم بھارت سے مذاکرات اور خطے میں امن چاہتے ہیں لیکن بات چیت میں بھارت کی پیشگی شرائط رکاوٹ ہیں۔ پاکستان کو خود دہشت گردی کا سامنا ہے، دہشت گردوں کو بیرون ملک سے رقم اور مدد مل رہی ہے۔ ہم بھارت کے ساتھ ہتھیاروں کی دوز میں نہیں پڑنا چاہتے مگر بھارت میں اسلحے کی خریداری کو نظر انداز بھی نہیں کر سکتے۔ وزیر اعظم نواز شریف کی تقریر کا فوکس مسئلہ کشمیر کشمیریوں کی جدوجہد آزادی اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی بربریت تھی۔ وزیر اعظم اور اسکے وفد میں شامل افراد کی

وزیر اعظم نواز شریف نے پورے عزم کے ساتھ اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر اٹھاتے ہوئے عالمی برادری پر واضح کر دیا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر کے حل تک امن کا قیام ممکن نہیں اور عرصے سے قربانیاں دینے والے کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینا ہو گا۔ وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے 21 ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں مادرائے عدالت قتل عام کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کیلئے فیکٹ فائنڈنگ مشن بھیجا جائے جو بھارتی فوج کی طرف سے معصوم کشمیریوں خواتین اور بچوں پر مظالم کی تحقیقات کرے۔ اقوام متحدہ

مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے کردار ادا کرے، بھارت کو مقبوضہ کشمیر سے فوجیں نکالنے کا کہا جائے۔ کشمیریوں نے 70 سال اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کے حل اور قراردادوں پر عملدرآمد کا انتظار کیا ہے، سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو آزادانہ اور شفاف استصواب کا حق دیا جائے، بھارت کو تمام تنازعات کے حل کیلئے ایک بار پھر مذاکرات کی دعوت دیتے ہیں۔ مذاکرات صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ دونوں ملکوں کے مفاد میں ہیں۔ کشمیر کے مسئلہ کے حل کے بغیر پاکستان اور بھارت میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ وزیر اعظم پاکستان نے مزید کہا کہ کشمیر میں جاری تحریک آزادی دہشت گردی نہیں بلکہ کشمیریوں کا حق آزادی کے حصول کا مطالبہ ہے جسے بھارت عرصہ 70 سال سے دبائے بیٹھا ہے، اب کشمیریوں کی نئی نسل بھارتی قبضہ کیخلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ بھارت کے ہاتھوں شہید ہونے والے برہان وانی کشمیریوں کیلئے تحریک آزادی کی مثال بن چکا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بزرگوں، خواتین اور بچوں کو بینائی سے محروم کیا جا رہا ہے، مقبوضہ کشمیر میں لاگو

سائنڈ لائن پر سرگرمیاں بھی مسئلہ کشمیر کو بھرپور طریقے سے اجاگر کرنے پر مرکوز تھیں۔ مظلوم کشمیریوں کی مزید ترجمانی کے لئے صدر آزاد کشمیر سردار مسعود خان بھی وزیر اعظم کے وفد میں شامل تھے، صدر آزاد کشمیر جو خود بھی ایک منجھے ہوئے اور تجربہ کی بھٹی سے گزرے ہوئے سفارت کار ہیں نے وہاں ملاقاتوں اور آئی سی سمیت دیگر تنظیموں کے اجلاسوں سے خطابات میں کشمیر کا مسئلہ اقوام عالم کے سامنے رکھا۔ انہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا کہ جنگ سے مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوگا سیاسی اور سفارتی طریقے سے مسئلہ حل کرنا چاہیے۔ پاکستان ایک نیوکلیر قوت ہے بھارت کسی قسم کی مہم جوئی کا سوچے گا تو اسے ناکامی ہوگی۔ صدر آزاد کشمیر نے عالمی برادری کے کردار پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر عالمی برادری کی بے حسی نظر آتی ہے۔

جہاں تک وزیر اعظم پاکستان کی تقریر اور ان کی

دعوت الی اللہ تعالیٰ

بقیہ

”خشکی اور تری میں لوگوں کی بد اعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔“

حقیقت یہ ہے کہ جب تک مسلمان حقیقی معنوں میں مومن نہیں بنتے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ قرآنی ہدایات کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں سنوارتے اور زندگی کے تمام شعبوں میں اسلامی اصول و قوانین کو اپنا کر اسلامی نظام کا نفاذ نہیں کرتے تب تک نہ صرف وہ خود اس طرح مصائب و مسائل کا شکار رہیں گے اور کفریہ طاقتیں انہیں چن چن کر اور ایک ایک کر کے دہشت گردی کے خلاف جنگ کی جھنڈ چڑھاتے رہیں گے بلکہ پوری انسانیت کا نظام حیات اس طرح شکست و ریخت سے دو چار ہوتا جائے گا تا آنکہ مسلمانوں سمیت پوری دنیا کے انسان اسلام و ایمان کے دامن کو ہٹا لیں اور اسی کو اوڑھنا بچھونا بنا کر پوری دنیا میں اسی کی اشاعت اور غلبے کے لیے کمر بستہ ہو جائیں۔ یہی قرآن کا پیغام ہے اور یہی فرمان محمد ﷺ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَنفُسِهِمْ وَيَتَئَبَّوْا ۚ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۚ يُتِمُّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾

”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں مگر اللہ اپنی روشنی کو مکمل کیے بغیر ماننے والا نہیں خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔“ (الطوبہ: 32)

اللہ تعالیٰ ہمیں سچا مسلمان بننے اور دین کے احکامات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ہفتہ وار درس

① مرکزی جمعیت والہ حدیث یوتھ فورس قصور کے زیر اہتمام ہفتہ وار درس قرآن 23 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز فجر صبح 6 بجے جامع مسجد حسین بن علی بستی لال شاہ شی قصور میں حضرت مولانا عمران شریف صاحب الہ آبادی درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔

② 30 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز فجر 6 بجے جامع مسجد حسین بن علی اہل حدیث بستی لال شاہ شی قصور مولانا جناب قاری عبدالرزاق طاہر صاحب (آف سائپال) درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: قاری عبدالشکور برق، ناظم تبلیغ شی قصور

کشمیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے اوڑی حملہ کر نیوالوں کے اسلحہ پر مبینہ مارکنگ اور دیگر پاکستانی اشیاء برآمد ہونے کا الزام لگا کر احتجاج کیا گیا جسے عبدالباسط نے یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ بھارت ڈرامے بند کرے۔ بھارتی ایجنسی نے اپنی حکومت کے بھوٹے دعوؤں اور الزامات کا یہ کہہ کر بھانڈا پھوڑ دیا کہ اسلحہ پر مارکنگ کی تصدیق نہیں کی جاسکتی۔

بلاشبہ مسئلہ کشمیر حل کے بغیر خطے میں امن کا قیام ایک خواب رہے گا۔ وزیراعظم نواز شریف نے عالمی برادری پر اس مسئلہ کی اہمیت واضح کر دی۔ وزیراعظم نے بھارتی سفارت فورسز کی بربریت اور حقائق سامنے لانے کیلئے فیکٹ فائنڈنگ مشن بھجوانے پر زور دیا۔ بھارت پہلے ہی ایسے کسی مشن کو مقبوضہ وادی میں آنے کی اجازت دینے سے انکار کر چکا ہے۔ عالمی برادری کے اندر ضمیر اور انسانی ہمدردی نام کی کوئی چیز ہے تو وہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے بھارت پر دباؤ ڈالے اور فوری طور پر وادی میں اسکی بربریت رکوانے کے اقدامات کرے۔ وزیراعظم نے بھارت کو ایک بار پھر غیر مشروط مذاکرات کی پیشکش کی ہے۔ اس کا مثبت جواب دینے کے بجائے بھارت وزیراعظم نواز شریف کے خطاب پر مشتعل ہو گیا کہ الزامات اور دھمکیوں کا سلسلہ تیز کر دیا۔ پاکستان کو لامحالہ اپنے دفاع کیلئے فوری اقدامات کرنا پڑے ہیں۔

کشمیریوں کی جدوجہد اور پاکستان کی سفارتی میدان میں کوششوں سے مسئلہ کشمیر دنیا کے سامنے اجاگر اور بھارتی فورسز کے مظالم بے نقاب ہو رہے ہیں۔ حریت پسندوں کی جدوجہد رنگ لارہی اور آزادی کی منزل قریب آرہی ہے۔ وزیراعظم نواز شریف ان کی ٹیم اور صدر آزاد کشمیر نے یو این آجلاس کے دوران مسئلہ کشمیر بھرپور طریقے سے اٹھایا۔ یہ ٹیم برقرار رہنا چاہیے تا آنکہ کشمیریوں کو ان کا حق مل جائے آزادی کا حق مل جائے جو ہر قوم کا بنیادی اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ حق ہے۔ اب بھارت کے ساتھ تجارت، تعلقات اور دوستی کی خواہش کا جواز نہیں رہتا۔ پرانی پالیسی پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ بھارت کیلئے نرم گوشے کا شاہجہانک بھی نہیں ہونا چاہیے۔

رہے۔ دوسری طرف جناب نواز شریف کی تقریر کے ساتھ ہی امریکہ کے دو قانون ساز اداروں میں بھارت کی حمایت میں بل پیش کر دیا گیا ہے کہ پاکستان کو دہشت گردوں کا مددگار قرار دیا جائے۔ اگر وزیراعظم نواز شریف کھجھوٹن کا ذکر بھی کر دیتے تو کانگریس میں پیش کئے گئے یہ دونوں بل مزید کھوکھلے ثابت ہوتے۔ اوہاما اور ہانگی مون نے اپنی تقریروں میں مسئلہ کشمیر کو نظر انداز کر کے ایک طرح سے بھارت کی حمایت کا عندیہ دیا جبکہ امریکی وزارت خارجہ اور متعدد قانون ساز مقبوضہ کشمیر میں مظلوم کشمیریوں کے مقابلے میں کھل کر جارح بھارت کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں۔ ”ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں“ امریکہ کے بے جا موقف کی اسکے اتحادی بھی حمایت کرتے ہیں اور یوں عالمی برادری مصححہ مظلوم کشمیریوں کے بجائے ظالم بھارت کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہے۔ اس سے خطے کے حالات مزید عدم استحکام سے دو چار ہو سکتے ہیں۔ بھارت کو اپنی بربریت میں اضافے کی شمل رہی ہے۔ ان حالات میں دم غنیمت ہے کہ چین پاکستان کی حمایت پر کمر بستہ ہے۔ اسکی طرف سے کہا گیا ہے کہ ہم کشمیر پر پاکستانی موقف کو بہت اہمیت دیتے ہیں پاکستان کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ پاکستان میں ایک سیاسی کھجڑی پکی ہوئی ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کے ایک دوسرے کیلئے عدم برداشت کے رویے کسی سے ڈھکے چھپے نہیں تاہم یو این او میں وزیراعظم کی تقریر پر تمام سیاسی پارٹیوں کا مثبت رد عمل سامنے آیا۔ یہ کشمیر کا پر قوم کے متحد ہونے کی علامت ہے۔

ادھر اقوام متحدہ کے اجلاس کے دوران پاکستان مسئلہ کشمیر پوری قوت سے اٹھا رہا تھا ادھر مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم جاری تھے۔ ایک روز بھارت نے اوڑی چھاؤنی میں حملے کا ڈرامہ رچا کر پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کی اور دوسرے روز 10 کشمیری نوجوانوں کو درانداز قرار دے کر شہید کر دیا۔ مقبوضہ کشمیر میں تین ماہ سے کرفیو جاری ہے کشمیریوں کے پر امن مظاہروں پر فائرنگ کا سلسلہ رکنے میں نہیں آ رہا۔ چورچاٹے شور کے مصداق بھارت مقبوضہ کشمیر میں بربریت بند کرنے کے بجائے پاکستان کو دہشت گردوں کا حامی قرار دے کر اسے دنیا میں بدنام اور تنہا کرنے کیلئے سرگرم ہے۔ پاکستانی ہائی



- دار القرآن فیصل آباد
- ⑤ شیخ سیاح الدین کا کاخیل رحمہ اللہ، جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد
- ① مولانا معاذ الرحمن رحمہ اللہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد
- ④ شیخ علامہ حماد بن محمد الانصاری رحمہ اللہ، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، سعودی عرب

خدمات:

سعودی عرب مدینہ یونیورسٹی سے تربیت اساتذہ کورس کے بعد مولانا مرحوم نے وہیں سعودیہ میں ہی پاکستان ایمپسی میں بطور مترجم خدمات سرانجام دینا شروع کر دیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد پاکستان واپس تشریف لے آئے اور یہاں آکر اسلام آباد میں مولانا نے اپنی متحرک مزاجی کی بنا پر عربی زبان کی تعلیم و فروغ کے لیے ایک تنظیم ”جمعیۃ اللغة العربیہ پاکستان“ قائم کی جس کے تحت ایک تعلیمی ادارے ”معارف القرآن“ کے نام سے داغ بیل ڈالی، جس کا نام بعد میں تبدیل کر کے ”مجمع اللغة العربیہ“ رکھ دیا گیا۔ راقم الحروف کو شرف حاصل ہے کہ اس معہد کے اولین طلبہ میں سے ہے جس نے مولانا مرحوم سے دو سال تک عربی زبان و ادب کا فیض حاصل کیا، پھر مولانا کی ہی نگرانی میں عرصہ سات سال تک انہی کے ادارہ میں تدریس بھی کی۔

جمعیۃ اللغة العربیہ کے تحت مولانا مرحوم نے بے شمار کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن میں سے نمایاں پاکستان کے پاسپورٹ اور گاہے گاہے سکولوں کے لیے چھپنے والے نصاب میں سینکڑوں غلطیوں کی نشاندہی کی، پھر وزارت خارجہ میں عربی زبان کے ناقص ترجموں کا معاملہ بھی عدالت میں اٹھایا۔

مولانا مرحوم عربی زبان کی خدمت اور ترویج کے لیے اس حد تک متحرک تھے کہ اس ضمن میں یہ شعران پر صادق آتا ہے۔

چلے کسی پہ خنجر ترپتے ہیں ہم امیر سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے مولانا مرحوم مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اطلاعات بھی رہے، وفاق المدارس السلفیہ کی نصاب کمیٹی

چک بھاڑہ میں ۱۹۶۶ء میں پیدا ہوئے۔ وہیں پلے بڑھے، پھر دینی تعلیم کے حصول کے لیے گوجرانوالہ تشریف لائے۔ جامعہ اسلامیہ گلشن آباد گوجرانوالہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی مادر علمی میں بہت سے نامور علماء کرام نے قابل اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ بعد میں مولانا مرحوم فیصل آباد میں جامعہ سلفیہ اور پھر کلیہ دارالقرآن میں بھی قابل اساتذہ کرام سے فیض حاصل کرتے رہے۔

اس دوران مولانا مرحوم نے مختلف تعلیمی مراحل طے کرتے ہوئے ۱۹۶۳ء میں کلیہ دارالقرآن سے علوم اسلامیہ میں شہادت الفضلیہ حاصل کی، اسی سال لاہور بورڈ سے عربی ادب میں ڈپلومہ کیا۔ ۱۹۶۷ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا اور ۱۹۶۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ہی ایم اے عربی کیا۔ پھر ۱۹۷۵ء میں مدینہ یونیورسٹی سعودیہ سے تربیت اساتذہ کا کورس بھی کیا۔ مولانا مرحوم نے اپنے اس تعلیمی دور میں اردو کے علاوہ عربی، فارسی اور انگلش تینوں زبانوں میں بھی مہارت تامہ حاصل کی۔

اساتذہ کرام:

معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء سے ہی مولانا مرحوم کو منتخب کیا ہے کہ وہ کلام الہی کی زبان عربی کی خدمت کریں گے اسی لیے ان کی علمی بنیاد رکھنے والی شخصیات وقت کے نامور علماء تھے۔ پہلے گوجرانوالہ پھر فیصل آباد اور بالآخر مدینہ یونیورسٹی میں بھی وقت کے قابل ترین اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ جن میں سے:

- ① الشیخ مولانا ابو البرکات احمد مدراسی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ
- ② شیخ علامہ عبدالغفار حسن رحمہ اللہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد
- ③ حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد
- ④ شیخ عبداللہ دیر والی امرتسری رحمہ اللہ، مؤسس کلیہ

ارشاد ربانی ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ. وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذَوَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾

ذات الہی کے مقرر کردہ نظام زندگی میں موت کی حقیقت کے سبھی معترف ہیں اور جانتے ہیں کہ کوئی کتنی ہی مقدس اور جلیل القدر ہستی اور جہاں بھر کی خوبیوں کی مالک شخصیت ہو آخر کار ایک وقت آئے گا کہ اس کو اس جہان فانی سے اپنے وقت مقررہ پر خالق حقیقی کے بلاوے پر لیک کہا ہی ہے۔ کیونکہ۔

درحقیقت زندگی ہے پیش خیمہ موت کا جو نس آتا ہے آتا ہے جانے کے لیے جب تقدیر کا بلاوہ آتا ہے تو یہ نہیں دیکھتا کہ بچہ ہے ابھی عمر کے ماہ و سال دیکھنے ہیں رہنے دیا جائے، جوان ہے ابھی تو بہت سوں کا سہارا بنے گا اور اپنے دست و بازو و صلاحیت سے چار دباگ شہرت حاصل کرے گا۔ یا کوئی عمر رسیدہ ہے تو یہ نہیں دیکھتا کہ اس نے تو خلق الہی کی بہت خدمت کی ہے اور ابھی بہت سی حسرتیں باقی ہیں جو پوری ہونے کو ہیں لہذا تھوڑی مہلت دی جائے۔ یہ بھی نہیں دیکھا جاتا کہ یہ کتنوں کو پیارا ہے اس کے دنیا سے چلے جانے سے وہ لوگ اس کے لیے کتنا غمزدہ ہوں گے۔ ان سب چیزوں کو پس پشت ڈال کر دنیا کے اس مسافر کو ابدی زندگی کے لیے رخت سفر باندھنا ہی پڑتا ہے۔ اسی سلسلہ کے عالمگیر قانون پر لیک کہتے ہوئے راقم الحروف کے استاد گرامی قدّر عربوں میں شیخ العربیہ کے نام سے اور پاک و ہند میں ”بابائے عربی“ کے نام سے جانے والی شخصیت مولانا محمد بشیر سیالکوٹی (اسلام آباد) داغ مفارقت دے گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون!

جو پرانے بادہ کش تھے وہ اُٹھتے جاتے ہیں کہیں سے آب بقائے دوام لے ساقی مولانا مرحوم سیالکوٹ کے نسلے میں ایک گاؤں

صلہ رحمی کی اہمیت

بقیہ

”صلہ رحمی وہ نہیں کہ جو بدلہ میں صلہ رحمی کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جو قطع رحمی کے باوجود صلہ رحمی کرے۔“

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے اللہ کے رسول ﷺ سے شکایت کی:

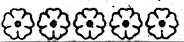
((ان لی قرابة أصلهم ويقطعونني وأحسن إليهم ويسيئونني إلى وأخلم عنهم ويجهلون علي فقال لئن كنت كما قلت، فكأنما تسفهم الحمل ولا يزال معك من الله ظهير ما دمت علي ذلك)) (صحیح مسلم بخوار زاد الخلیب ۲/۲۳۷)

”اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن سے میں صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ برادر ہوں اور ان کا سلوک میرے ساتھ جاہلانہ ہے، آپ نے فرمایا: اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تو گویا تم ان کے منہ میں گرم راہ ڈال رہے ہو اور جب تک تم اس پر قائم رہو گے اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار ہوگا۔“

رشتہ کے سلسلہ میں یہ بات ہم کو ہرگز نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ اللہ کا قائم کردہ ہے، خواہ یہ رشتہ باپ کی طرف سے قائم ہو یا ماں کی طرف سے یا شادی کے بعد بیوی کے رشتہ دار، اس لیے کہ یہ رشتہ بھی اللہ کے نام پر قائم کیا گیا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے اس رشتہ کے جوڑنے کا بھی حکم دیا:

((وأحق ما أكرم عليه الرجل ابنته أو اخته)) (بلوغ المرمم، ج: ۱۰، ص: ۳۰)

اس لیے جس رشتہ کو اللہ نے قائم کیا ہے اسے توڑنا اور کاٹنا گویا اللہ کی اس تقدیر پر ناپسندیدگی کا اظہار اور اعتراض ہے اور یہ رضا بالقدر کے خلاف ہے۔



اللہ شانی

○ گھنٹہ پنوں گردن اور ریزہ کی ہڈی کا درد اور کچا و وغیرہ ہر قسم کی سوزش اور مویج کا شریطہ و آزمودہ اور مؤثر ترین مکمل علاج کے لیے رابطہ کریں۔

حاجی محمد اسلم سرگودھا روڈ شیخ پورہ 0321-4716326

ترجمہ کی نگرانی۔

۱۵ مولانا کی ادارت میں عربی مجلہ ”نداء الاسلام“ تین سال تک جاری رہا۔

اولاد:

مولانا مرحوم نے اپنے تمام بچوں تین بیٹوں عبدالرحمن، عبید الرحمن، عطاء الرحمن اور چار بیٹیوں سب کو ضرورت کے مطابق اعلیٰ زیر تعلیم سے آراستہ کیا۔ سب بچے الحمد للہ با اخلاق، بلندار اور مہمان نواز ہیں، مولانا مرحوم کا صحیح معنوں میں پوتہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں حتی المقدور مولانا کے تعلیمی مشن کو جاری و ساری رکھنے کی استطاعت عطا فرمائے۔

سفر آخرت:

مولانا مرحوم طویل علالت کے بعد ۱۶/ اکتوبر ۲۰۱۶ء کی شام اپنے تمام چاہنے والوں کو سوگوار چھوڑ کر اس جہان فانی کو الوداع کہتے ہوئے دارالبقاء کی طرف چلے گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے روز ۱۷/ اکتوبر ظہر کی نماز کے بعد برادر علامہ احسان الہی ظہیر جناب ڈاکٹر فضل الہی صاحب نے H-11 قبرستان اسلام آباد میں پڑھائی، مولانا کے بڑے بیٹے عبدالرحمن نے مولانا کو اپنے ہاتھ سے سپرد خاک کیا اور یوں علم و تحقیق کا ایک باب بند ہو گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ استاد محترم مولانا بشیر سیالکوٹی کی مغفرت فرمائے اور بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں اپنے سایہ عاطفت میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین!

[إن العین لتدمع وإن القلب لیحزن ولا نقول إلا ما یرضی ربنا]

مثل ایوان سحر مرقد فردزاں ہو تیرا نور سے معمور یہ خاکی شہستان ہو تیرا مولانا مرحوم کے بیٹوں سے تعزیت کے لیے رابطہ نمبرز: 0321-5175371 - 051-2250535

اہل حدیث:

ادارہ مولانا مرحوم کی مغفرت تادمہ بلندی درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے اور سوگوار خاندان کے غم میں شریک ہے۔



کے رکن بھی رہے ادارہ علوم اشریہ فیصل آباد کے رکن رہے قومی نصاب کمیٹی وزارت تعلیم پاکستان کے رکن رہے اور ادارہ اوقاف اسلام آباد میں مساجد کمیٹی کے رکن بھی رہے۔ علاوہ ازیں مولانا مرحوم نے ”دارالعلم“ کے نام سے ایک مکتبہ قائم کیا جس کی زیر نگرانی مولانا مرحوم کے علاوہ کچھ دیگر فاضل احباب کی کتب بھی طبع ہوتی ہیں۔

تالیفات و تراجم:

- ① ”اقدار“ چار اجزاء پر مشتمل عربی زبان کھانے کا سلسلہ
- ② ”آسان عربی“ دو اجزاء پر مشتمل عربی قواعد، انشا اور تعبیر کی تعلیم کا سلسلہ
- ③ ”مفتاح الانشاء“ ثانوی جماعتوں اور جامعات کے طلبہ کے لیے تعلیمی سلسلہ
- ④ ”اساس الصرف“ علم صرف کی تسہیل و تعلیم
- ⑤ ”الصرف الجمیل“ (علم صرف)
- ⑥ ”القادیانیة فتنة کافرة“ قادیانیوں کے متعلق وفاقی شرعی عدالت پاکستان اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلوں کا انگریزی سے عربی میں ترجمہ
- ⑦ ”قادیانیوں کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ“ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کا انگریزی سے اردو ترجمہ
- ⑧ ”وفاقی شرعی عدالت کے انگریزی ترجمے کی ایڈیٹنگ اور مکتبہ دارالعلم سے اشاعت بعنوان:

QUDIANIS ARE NOT MUSLIMS

- ⑨ عربی زبان کی تعلیم کے لیے تعلیمی وال چارٹس کا سلسلہ
- ⑩ ”الإمام المجدد والمحدث. الشاہ ولی اللہ الدہلوی حیاته ودعوته“ (عربی)
- ⑪ ”شاہ ولی اللہ دہلوی کی فارسی کتاب ”ازالة الخفا عن خلافة الخلفاء“ کا عربی ترجمہ (تین جلدوں میں تکمیل متوقع ہے، دو جلدیں مکمل ہو چکی ہیں اور تیسری پر کام جاری ہے۔

- ⑫ ”معجم البیان“ (عربی سے اردو و دشمنی) کی تیاری جاری ہے (تین ہزار صفحات میں تکمیل متوقع)
- ⑬ ”انجاز الحاجة شرح سنن ابن ماجہ“ تصنیف مولانا محمد علی جانہاز (رحمہ اللہ) کی نظر ثانی۔
- ⑭ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے فتاویٰ کے اردو



”تم اپنا نسب معلوم کرو تا کہ صلہ رحمی کر سکو، کیونکہ صلہ رحمی سے گھر والوں میں محبت پیدا ہوتی ہے، مال میں اضافہ ہوتا ہے اور اجل میں تاخیر ہوتی ہے۔“

اسی سلسلہ کی ایک مشہور حدیث اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

((من سوره أن یسط له فی رزقه ویسأ له فی أثره فلیصل رحمہ)) (الادب المفرد، ح: ۵۷)

”جسے یہ پسند ہو کہ اس کی روزی اور اس کے اوقات میں خیر و برکت دی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔“

ایک حدیث میں اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے صلہ رحمی کو عام صدقات و خیرات سے زیادہ باعث اجر و ثواب قرار دیا ہے۔ ام المومنین حضرت میمونہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول کی اجازت کے بغیر ایک ہانڈی کو آزاد کر دیا، جب آپ میرے پاس میری باری کے روز تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کی خبر دی، آپ نے پوچھا: او فعلت کیا تم نے ایسا کر دیا؟ میں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا: أما انک لو أعطینہا أحوالک کان اعظم لأجرک۔ (متفق علیہ بحوالہ ریاض الصالحین، ح: ۳۲۳) ”اگر آپ اسے اپنے ماموں کو دے دیتیں تو یہ تمہارے لیے زیادہ باعث اجر و ثواب ہوتا۔“

ان تمام حدیثوں سے صلہ رحمی کی اہمیت اور اس کے فوائد اور اجر و ثواب کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ صلہ رحمی کے بجائے رشتہ کو کاٹتے، توڑتے اور نظر انداز کر دیتے ہیں، ان کے لیے شدید مذمت اور وعید ہے اور بلاشبہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:

((الا أخبرکم بأكبر الكبائر قلنا بلی یا رسول الله قال الاشرار بالله وعقوق الوالدین وکان متکنا فجلس الا وقول الزور وشهادة الزور)) (متفق علیہ بحوالہ ریاض الصالحین، ح: ۳۳۶)

”سب سے بڑے گناہ کے بارے میں تمہیں نہ بتلا دوں؟ ہم نے کہا کہ کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی اور ان سے قطع تعلقی، (آپ ﷺ لگا کر بیٹھے تو سیدھے بیٹھ گئے) اور فرمایا: جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔“

شریک مت کرو، تمہارے آباء و اجداد جو کہتے ہیں اسے چھوڑو اور آپ ہمیں نماز، راست بازی، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

صلہ رحمی کو ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر کے ساتھ جوڑنا اور اسے جنت میں جانے کا ذریعہ اور سبب قرار دینا بھی اس کی اسلام میں اہمیت کو اجاگر کرتا ہے:

((من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیصل رحمہ)) (متفق علیہ بحوالہ ریاض الصالحین، ح: ۳۱۴)

”جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔“

((اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی من النار فقال تعبد الله ولا تشرك به شیئا وتقیم الصلوة وتؤتی الزکوة وتصل الرحمہ)) (متفق علیہ بحوالہ ریاض الصالحین، ح: ۳۳۱)

مجھے ایسا عمل بتلا دیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور کر دے؟ فرمایا ”اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔“

صحیح احادیث میں صلہ رحمی اختیار کرنے کے دنیاوی فوائد بھی بتلائے گئے ہیں، فرمان نبوی ہے:

((لا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر)) (مسند احمد بحوالہ زاد الخطیب: ۲/۲۳۸)

”تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز رد نہیں کرتی اور عمر میں سوائے نیکی (صلہ رحمی) کے کوئی چیز اضافہ نہیں کرتی۔“

ایک دوسری حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے نسب کے جاننے کی ترغیب دیتے ہوئے اس کے مقصد کو بیان فرمایا:

((تعلموا من أنسابکم ما تصلون به أرحابکم فان صلة الرحم محبة من الأهل ومثراة فی المال ومنساة فی الأثر)) (سنن ترمذی، مسند احمد بحوالہ زاد الخطیب: ۲/۲۳۹)

اسلام کی اخلاقی تعلیمات میں صلہ رحمی کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسے اللہ کے نزدیک محبوب ترین اعمال میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا، پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: صلہ رحمی کرنا، پوچھا پھر کون سا؟ کہا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔ (صحیح الترغیب والترہیب: ۲۵۲۲)

نیز عہد نبوت کی ابتدا میں توحید و رسالت کے اقرار کے ساتھ جن صحابہ کے اختیار کرنے کی تاکید کی گئی صلہ رحمی ان میں سے ایک ہے۔ حضرت عمرو بن عبسہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے ملاقات ابتدائے نبوت میں کی، میں نے پوچھا آپ کیا ہیں؟ جواب دیا کہ میں نبی ہوں۔ میں نے پھر دریافت کیا کہ نبی کون ہوتا ہے؟ کہا اللہ نے مجھے رسالت سے نوازا ہے، میں نے پوچھا آپ کو کیا دے کر بھیجا ہے؟ فرمایا:

((أرسلنی بصلۃ الأرحام وکسر الأوثان وأن یوحده الله لا یشرک به شیئا)) (صحیح مسلم، بحوالہ ریاض الصالحین ص ۱۴۱)

”اللہ نے مجھے صلہ رحمی، بت شکنی اور دعوت توحید و بیزاری شرک کے ساتھ بھیجا ہے۔“

شاہ روم ہرقل کے دربار میں جب حضرت ابوسفیان مشرکین مکہ کے نمائندہ کے طور پر حاضر ہوئے اور ہرقل نے ان سے دریافت کیا کہ یہ نبی تمہیں کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟ جواب دیا:

((بقول اعبدوا الله وحده لا تشركوا به شیئا، واتركوا ما یقول آباءکم ویامرنا الصلوة والصدق والعفاف والصلۃ)) (متفق علیہ بحوالہ ریاض الصالحین، ح: ۳۲۷)

”اللہ واحد کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو

قطع رحمی کے گناہ میں ملوث انسان اللہ کی رحمت سے دور رہتا ہے اور اس کے نیک اعمال بھی اللہ کے نزدیک شرف قبولیت حاصل نہیں کرتے۔

((ان الرحمة لا تنزل علی قوم فہم قاطع رحم)) (الادب المفرد، ح: ۶۳)

”رحمت ایسے لوگوں کے درمیان نازل نہیں ہوتی جن میں کوئی رشتہ کاٹنے والا ہوتا ہے۔“

اور طبرانی کی ایک روایت میں ہے:

((ان الملائكة لا تنزل علی قوم فہم قاطع رحم))

”پیشکش فرشتے ایسے لوگوں کے درمیان نہیں اترتے جن میں کوئی رشتہ کاٹنے والا ہوتا ہے۔“

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((ان أعمال بنی آدم تعرض کل خمیس فلا یقبل عمل قاطع رحم)) (مسند احمد بحوالہ زاد الخطیب ۲/۲۴۵)

”بنی آدم کے اعمال (اللہ کے حضور) ہر جمعہ کی رات پیش کئے جاتے ہیں تو رشتہ کاٹنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جاتا۔“

ظاہر ہے کہ یہ سزا ایسے ہی گناہ کی ہو سکتی ہے جو اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اور یہ بات اللہ کے رسول ﷺ نے بھی فرمائی، حدیث نبوی ہے: کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، قطع رحمی کرنا، برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا، اور اس عمل کے ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے ہی اس گناہ پر اللہ کی گرفت بھی بہت جلد اور اس دنیا ہی میں ہو جاتی ہے:

((ما من ذنب أجد أن یعجل الله لصاحبه العقوبة فی الدنيا مع ما یدخر له فی الآخرة من البغی وقطيعة الرحم)) (مسند احمد، سنن ترمذی بحوالہ زاد الخطیب: ۲/۲۴۵)

”سرکشی اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ اس دنیا میں ہی جلد اس کی سزا دے دی جاتی ہے، اس سزا کے علاوہ جو آخرت میں مقرر ہے۔“ آخرت میں اس گناہ کی سزا اللہ کی جنت سے محرومی ہے اور یہ کتنی بڑی محرومی ہے۔ ایک حدیث جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((ثلاث لا یدخلون الجنة مد من الخمر وقاطع

رحم ومصداق لشر))

”تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے، شراب کا رسیا، رشتہ کاٹنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔“

شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

((هذا الحديث يتناول تأويلين أحدهما حملة علی من يستحل القطیعة بلا سب ولا شبهة مع علمه بتحريمها فهذا كافر یخلد فی النار ولا یدخل الجنة، والثانی لا یدخلها فی أول الأمر مع السابقین بل یعاقب بتأخره القدر الذی یریده الله تعالى)) (شرح مسلم: ۱۱۳/۱۶-۱۱۴)

اس حدیث کے دو مفہوم مراد لیے جاسکتے ہیں، ایک یہ کہ یہ وعید اس شخص کے لیے ہے جو بغیر کسی سبب اور شبہ کے قطع رحمی کو حلال سمجھے، اس کی حرمت جاننے کے باوجود تو یہ کافر ہے جو ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ قطع رحمی کرنے والا سابقین و اولین کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا، بلکہ جتنی تاخیر اللہ اسے سزا کے طور پر دیتا چاہے گا اتنا موخر کر کے اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

ان تمام نصوص سے قطع رحمی کی مذمت، وعید، سزا اور نقصانات کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ قرآن کریم کی دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا کو ذکر کیا ہے۔ یہ سزا اللہ کی لعنت، قوت، سماعت و بصارت کا چھین جانا اور بدترین ٹھکانہ ہے، فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾ (الرعد: ۲۵)

”اور جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ان کے لیے لعنتیں ہیں اور ان کے لیے برا گھر ہے۔“

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ﴾

(محمد: ۲۲)

”اور تم سے یہ بعید نہیں کہ تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کرو اور رشتے ناٹے توڑ ڈالو، یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔“

اس مضمون کے اختتام پر صلہ رحمی کا جو مفہوم ابن ابی جرہ نے ذکر کیا ہے اسے تحریر کر دیا جائے:

((تكون صلة الرحم بالمال وبالعون علی الحاجة ویدفع الضرر وبطلاقة الوجه وبالبدعاء والمعنی الجامع ایصال ما أمکن من الخیر ودفع ما أمکن من الشر بحسب الطاقة وهذا إنما یستمر اذا كان أهل الرحم أهل استقامة فان كانوا كفارا أو فجارا فمقاطعتهم فی الله هی صلتهم بشرط بذل الجهد فی وعظهم ثم اعلامهم اذا أصرروا ان ذلك بسبب تخلفهم عن الحق ولا یسقط مع ذلك صلتهم بالبدعاء لهم بظہر الغیب أن یعودوا الی الطریق المثلی)) (فتح الباری: ۱۰/۴۱۸)

”صلہ رحمی، مال، باہمی تعاون، دفع ضرر، خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا اور دعائے خیر میں یاد رکھنا، ان کے ذریعہ ہوتی ہے اور اس کا جامع معنی یہ ہے کہ حتی المقدور جس خیر کا پہنچانا ممکن ہو اسے پہنچایا جائے اور جس شر کا روکنا ممکن ہو اسے روکا جائے، لیکن جب رشتہ دار نیک ہوں اور اگر وہ اس کے برعکس ہوں تو اللہ کی خاطر ان سے قطع تعلق ہی ان سے صلہ رحمی ہے۔ نصیحت کی شرط کے ساتھ اور ان کو بتلانے کے ساتھ ساتھ اگر وہ اپنی روش پر قائم ہیں کہ حق سے دوری کے سبب ہی ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جا رہا ہے، لیکن غائبانہ دعا کے ذریعہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے کہ اللہ سیدھے راستے کی طرف انہیں لوٹنے کی توفیق دے۔“

بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ صلہ رحمی کا یہ برتاؤ ان کے ساتھ ہی کیا جائے گا جو ہمارے ساتھ ایسا برتاؤ کریں گے جبکہ اسلام میں بدلہ والی صلہ رحمی نہیں بلکہ جو قطع رحمی کا برتاؤ کرتے ہیں ان کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمان نبوی ہے:

((لیس الواصل بالمکافی ولكن الواصل الذی اذا انقطعت رحمه وصلها)) (سنن ترمذی:

۱۹۰۵)

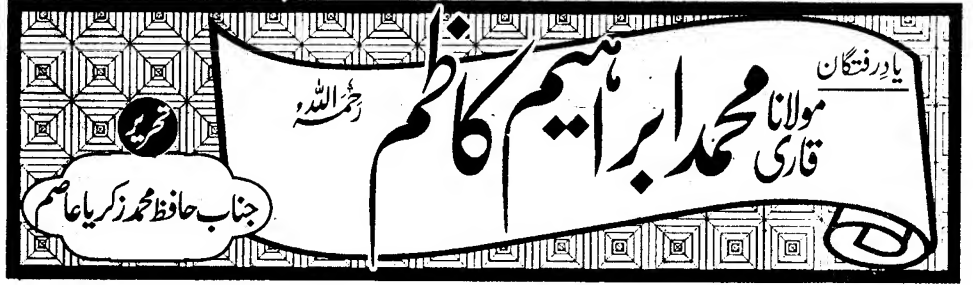
دعوتی اور تبلیغی خدمات

حضرت قاری صاحب یگانہ روزگار عالم دین تھے۔ خطابت کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے ان کا طرز خطابت پنجابی تھا۔ دعوت و تبلیغ کے میدان میں اپنی واعظانہ صلاحیتوں، ناصحانہ طرز بیان، بلند آہنگ خطابت اور حکیمانہ اسلوب تبلیغ سے لوگوں کو توحید و سنت کا گرویدہ بنایا اور انہیں راہ مستقیم دکھاتے ہوئے عند اللہ ماجور ہوئے۔ آپ نے باقاعدہ خطابت کا آغاز کاہنہ سے کیا پھر جب قصور آمد ہوئی تو قریبی گاؤں اٹھل پور کے آس پاس ارارہ نامی گاؤں میں خطابت کے سلسلہ کو جاری رکھا بعد میں کوٹ رادھا کشن میں 8 برس تک خطیب رہے۔ قصور واپس آئے تو فیصل مسجد کے منبر و محراب پر انکی آواز گونجی اور آخر کار انہوں نے 1989 میں مسلم ٹاؤن صدر دیوان روڈ قصور میں اپنی رہائش سے متصل پلاٹ خرید کر جامع مسجد صدیقیہ الہمدیث کا سنگ بنیاد رکھا جہاں آپ 2013 تک خطابت کے جوہر دکھاتے رہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے بعد نماز فجر درس قرآن کا آغاز بھی کیا جو تا دمِ واپسی جاری رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کا مختلف مقامات پر تبلیغی دوروں پر بھی جانا ہوتا۔ مختصراً یہ کہ قاری صاحب کی تبلیغی اور دعوتی سرگرمیاں اسلام کی اشاعت و ترقی میں حظ وافر کے طور پر ناقابلِ فراموش خدمات ہیں اللہ تعالیٰ انہیں انکے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

جماعتی اور تنظیمی خدمات

حضرت ممدوح جماعتی درد اور تنظیمی فکر کی شخصیت کے حامل تھے۔ قصور آمد کے ساتھ ہی وہ جماعتی نظم سے وابستہ ہو گئے تھے کیونکہ انکا حلقہ احباب اسی کا متقاضی تھا۔ مولانا محی الدین سلفی جمعیت الہمدیث کے ضلعی امیر تھے اور مولانا ابراہیم مرحوم (بھٹیڈیاں والے) ضلعی ناظم تھے۔ ابتدا میں قاری صاحب کو الہمدیث یوتھ فورس قصور شہر کا نائب صدر بنایا گیا لیکن جلد ہی انہیں صدر منتخب کر لیا گیا۔ اسی دوران انہوں نے نوجوانان الہمدیث کو یوتھ فورس کے پلیٹ فارم پر منظم کرنے میں جو خدمات سرانجام دیں قصور کی تاریخ اہل حدیث میں انہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

18 فروری 1988 کو قاری صاحب کو الہمدیث یوتھ فورس ضلع قصور کا صدر منتخب کیا گیا۔ اگست 1997 میں آپ جمعیت الہمدیث ضلع قصور کے امیر بنائے گئے۔ آپ کی امارت کا دورانیہ 2006 تک محیط رہا۔ جماعت



انہوں نے اپنے چچا قاری عبدالرحیم سے پارے زبانی یاد کیے بعد ازاں آپ لسوڑی والی مسجد لاہور میں چلے آئے جہاں آپ نے قرآن پاک کا بقیہ حصہ یاد کر کے تحفہ قرآن سے فراغت پائی۔ پھر مزید دینی تعلیم کے حصول میں منہمک ہوتے ہوئے جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں داخلہ لے لیا۔ مرحوم کا سب سے زیادہ نمایاں وصف یہ تھا کہ انہوں نے زمانہ طالب علمی میں خود کو نفس کی خواہشات کے تابع نہیں ہونے دیا اور ان بشری لغزشوں اور خطاؤں سے مغلوب نہیں ہوئے جن کا عموماً نوجوان لڑکے شکار ہو جاتے ہیں۔ تعلیم سے فراغت کے بعد میرا جب بھی اپنی مادری علمی میں جانا ہوتا تو میں انہیں زہد و تقویٰ اور صالحیت سے مصحف پاتا۔ یہی وہ اعمال حسنة تھے جسکی وجہ سے میرے دل میں انکے لیے محبت گھر کرتی چلی گئی۔

آپ کی قصور شہر میں آمد

1978 میں جب قصور شہر سے الہمدیث احباب جماعت نے مولانا سلفی مرحوم کو جامع مسجد فریدیہ الہمدیث میں خطابت پر رضا مند کر کے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی تو مولانا سلفی صاحب کے ساتھ ہی قاری صاحب بھی قصور آ گئے۔ یوں مولانا سلفی صاحب جامع مسجد فریدیہ میں خطیب تعینات ہوئے اور قاری صاحب بطور مدرس حفظ کی کلاس لینے لگے۔ انہی ایام میں علامہ احسان الہی مرحوم جماعت اور خصوصاً نوجوانوں کی منتشر قوت کو یکجا کرنے کی ننگ و دو میں مصروف تھے۔ قاری صاحب مرحوم نے حضرت علامہ احسان الہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات اور فکر کو لے کر مسلک الہمدیث کی اشاعت و ترقی میں پوری جانفشانی بگن اور بڑے انتہاک سے مقامی اور ضلعی سطح پر دین کی اشاعت و ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے جماعت کو منظم کیا۔ یہ شاید انہی نیک شخصیات کی محنتوں کا صلہ ہے کہ اس وقت قصور شہر میں مساجد اور مدارس الہمدیث کی تعداد 42 تک پہنچ چکی ہے۔

انسان کا دار الفناء سے دار البقاء کی طرف سفر ازل سے جاری ہے جو انسان دنیا میں آتا ہے اس نے بالآخر ابدی زندگی کا رخت سفر باندھتے ہوئے موت سے ہمکنار ہو کر قبر میں جاگزیں ہوتا ہے۔

گزشتہ ماہ رمضان کے اوائل میں ہمارے محترم مولانا قاری محمد ابراہیم کاظم امیر مرکزی سنی قصور اور سرپرست مرکزی جمعیت الہمدیث ضلع قصور ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ مرحوم نیک طبیعت، اعلیٰ کردار، بلند اخلاق، شخصیت کے حامل تھے۔ مرحوم سے میری رفاقت اور ارادت مندی کا سلسلہ ربع صدی سے زائد عرصہ پر محیط رہا۔ قاری صاحب کے جماعتی سرگرمیوں کے سلسلہ میں میرے والد بزرگوار کے ساتھ بڑے گہرے مراسم تھے اور تنظیمی حوالے سے اکثر ہمارے گھر میں انکی آمد و رفت رہتی تھی۔ میں نے انہیں نہایت عالم باعمل، احساسِ قافرا اور مافی نقطہ نظر سے کوسوں دور، سادہ اطوار، سراپا عجز و انکسار، معتدل مزاج، مسلک اہل حدیث اور خصوصاً قرآن و حدیث کا سچا داعی پایا۔ اُن سے اپنی صحبت اور رفاقت کے پیش نظر مجھے یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ ان کے احوال زندگی سپردِ قلم کروں تا کہ ان کی یاد تازہ اور تابندہ رہے اور انکی جماعتی وابستگی اور خدمات سے طلبہ اور نوجوانانِ ملت استفادہ کر سکیں۔

تعلیم و تربیت:

قاری صاحب مرحوم گاؤں میر محمد میں ایک رائج العقیدہ شخص عبدالرحمن کے ہاں پیدا ہوئے۔ تب ان کے گھریلو حالات کچھ بہتر نہ تھے۔ آپ اپنے بچپن میں بکریاں چراتے تھے مگر جرج اور شام مقامی مسجد میں ناظرہ قرآن کی تعلیم ضرور حاصل کرتے رہے۔ ناظرہ سے فراغت کے بعد انہوں نے اپنے تئیں قرآن کریم زبانی یاد کرنا شروع کر دیا۔ والد گرامی نے جب اپنے بچے کی اس لگن اور شوق کو دیکھا تو انہیں اپنے حقیقی بھائی قاری عبدالرحیم کے ہاں مرکز البدر بونگا بلوچاں میں حفظ قرآن کے لیے روانہ کر دیا۔ یہاں

عربی زبان کی تعلیمی اداروں میں تدریسی اہمیت و ضرورت

تحریر: جناب مولانا عابد مجید مدنی

قرار داد منظور کی ہے کہ پرائمری کلاسز سے عربی زبان کی تدریس کے احکامات جاری کیے جائیں۔ ہم انکی بھرپور تائید کرتے ہیں۔ اس وقت پاکستانی تعلیمی اداروں سکولوں کالجوں عام یونیورسٹیوں اور اسلامی مدارس میں عربی زبان کی تعلیم کا طریقہ قابل اصلاح ہے۔ جو طالب علم ایم اے عربی کی ڈگری حاصل کر لیتا ہے اسے عربی زبان لکھنے اور بولنے پر پوری قدرت ہونی چاہیے۔

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ بچپن میں ہی بچوں کو عربی تعلیم دی جائے انکے لیے نصاب میں تبدیلی اور معلمین قابل اور اچھے متعین کیے جائیں۔ معلمین آسان انداز میں دلچسپی کے ساتھ تدریس کریں۔ تاکہ بچوں کے ہاں اس مضمون میں دلچسپی بڑھے اور اس سے راہ فرار اختیار نہ کریں۔ ہمیں چاہیے کہ پنجاب اسمبلی کی اس قرارداد کی بھرپور تائید کریں۔

الاسلام ڈائری 2017ء

جماعتی ہڈیوں کی آئینہ دار

ایک دھڑ دھڑ ایک پیغام

ہر مڑے لمحے فرد کی ضرورت

حسب سابق ڈائری زیر ترتیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈائری ماہ دبیر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجیے۔ اشتہارات اور ضروری فون نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشتہار فورکمر 2500/- روپے

ایک صفحہ اشتہار ایک کمر 1500/- روپے

نصف صفحہ ایک کمر 1000/- روپے

نوٹ: اشتہارات کے ساتھ ذرا اشاعت بھی لازماً ارسال فرمائیں۔ شکریہ!

شناختی کارڈ 34101-3207371-5

رابطہ: الحمدیٹ پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 042-37720257

055-4443265

وی پی آر شاہی

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بیجھا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

زندگی اللہ تعالیٰ کا بڑا عطیہ ہے۔ انسانی زندگی میں اچھائی و برائی کی تمیز کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ وہ بنی نوع انسان کی صحیح رہنمائی فرمائیں۔ انسانوں تک پیغام رسانی کے لیے مختلف زبانوں کی ضرورت کو پیش نظر رکھا۔ ان زبانوں میں ایک اہم اور وسیع زبان عربی ہے جسے (ام لالہ) زبانوں کی ماں قرار دیا گیا ہے۔

اس زبان میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اپنی آخری کتاب نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”بے شک ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا“ تاکہ تم سمجھ لو۔“ یعنی زبانیں اگرچہ بے شمار ہیں لیکن اس آخری مجموعہ قوانین خداوندی کو ہم نے صرف عربی زبان میں اتارا۔ کیونکہ وہ مختلف خصوصیات و مناقب کو محیط ہے۔ لہذا یہ زبان اعلیٰ و افضل اور جامع ہے اور یہ قرآن پاک صاف واضح عربی زبان میں ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا کہ ”روح الامین (حضرت جبریل علیہ السلام) اسے لیکر اترے عربی زبان میں، جو واضح زبان ہے۔“ اسی زبان میں نبی مکرم ﷺ نے تکلم و تعلیم فرما کر اس کی عظمت کو دوبالا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس زبان کو اسلام کی زبان بنایا۔ اسلام کے ارکان کی وضاحت عربی زبان میں کی۔ مسلمان جب تک عربی میں نماز نہیں پڑھتا، اسکی نماز نہیں ہوتی۔ عربی زبان قرآن و حدیث کے نکتوں کی بڑی کلید ہے۔ لہذا مسلمان کے لیے اس زبان کا سیکھنا نہایت اہم ہے۔

اہل پاکستان کے لیے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور دیگر سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں عربی زبان کی تدریس کئی پہلوؤں سے اہمیت رکھتی ہے۔ جن میں لسانی و تہذیبی، دینی، تعلیمی، اقتصادی اور سیاسی پہلو زیادہ نمایاں ہیں۔ لہذا اس عظیم زبان کی تدریس اس سے متعلق مسائل و مشکلات اور انکے حل پر حکومت کا غور و فکر کرنا بہت ضروری ہے۔

پنجاب اسمبلی کے عربی زبان کی تدریس کے لیے اقدامات قابل تحسین ہیں۔ پنجاب اسمبلی نے ایک

کے دو گروپوں کا ادغام ہونے کے بعد ستمبر 2006 میں حضرت مولانا محمد شفیع صاحب کو ضلع قصور کا امیر اور مولانا حافظ حسن محمود کبیر پوری کو نظامت کی ذمہ داریاں تفویض کی گئیں۔ بعد میں آپ کو مرکزی جمعیت اہلحدیث قصور شہر کا امیر اور ضلع قصور کا سرپرست بنا دیا گیا۔ جماعتی احباب میں انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور انہیں اتحاد اور اتفاق کی علامت تصور کیا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ تاحیات ممبر امن کمیٹی ضلع قصور کی ذمہ داریاں بھی نبھاتے رہے۔

حیات ابدی کی طرف رحلت سفر

2001 میں انہیں گردوں کا عارضہ لاحق ہوا، چپک کرانے پر ڈاکٹروں نے گردوں میں پتھری کی نشاندہی کی تاہم انہوں نے طب نبوی کے تحت اپنا علاج کروایا، کچھ ہی دیر بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء یابی سے نوازا۔ 2013 میں ایک مرتبہ پھر درد کی شکایت ہوئی جسے انہوں نے پتھری کا عارضہ ہی تصور کیا تاہم جب تکلیف میں شدت پیدا ہوئی تو ٹیسٹ کرانے پر پیٹ میں رسولی کا پتہ چلا۔ جنوری 2016 میں جناح ہسپتال میں آپریشن ہوا اور رسولی کو نکال دیا گیا اور قاری صاحب آپریشن کے بعد جلد ہی صحت یاب ہو گئے مگر رسولی کے ٹیسٹ سے کینسر جیسے موذی مرض کا انکشاف ہوا۔ تقریباً دو تین ماہ تک آپ کی طبیعت بہتر رہی۔ لیکن ماہ اپریل میں پھر سے درد شروع ہوا اور بڑھتا چلا گیا۔ آخر کار بیماری کی تاب نہ لاتے ہوئے 3 رمضان المبارک 1437 ھ بمطابق 9 جون 2016 بروز جمعرات بوقت دوپہر انہوں نے اپنی جان آخرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اُن کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح ملک کے طول و عرض میں پھیل گئی۔ بعد ازاں مولانا پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب کی اقتداء میں گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج قصور کی گراؤنڈ میں رات 11:00 بجے آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں معروف علماء اہلحدیث اور دیگر سماجی اور سیاسی شخصیات نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد قاری صاحب کو گورنمنٹ کالج سے متصل قبرستان میں ان کے والد اور سر کے درمیان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مثل ایوان سحر مرقد فرداں ہو تیرا نور سے معمور یہ خاکی شہستان ہو تیرا

طب و صحت

تجربات و مشاہدات

جناب حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی

پیدل چلتے ہوئے، موٹر سائیکل یا سائیکل چلاتے ہوئے اچانک آنکھ میں چیونٹی (چھری) گر جاتی ہے، زبان سے بسم اللہ یا انا للہ فوری پڑھیں، چند قدم آگے چلنے سے آنکھ میں گری ہوئی چھری خود بخود باہر آجائے گی۔

موٹر سائیکل چلاتے ہوئے دوران سفر اکثر اوقات یا گھر میں عموماً موسم گرما میں بھڑ (بھوڑ) کاٹ جاتی ہے، فوری طور پر پٹرول لگانے سے متاثرہ جگہ پر سوزش بھی نہ آئے گی اور درد بھی ختم ہو جائے گا۔

گھر میں بسا اوقات سانپ کسی پائپ یا باورچی خانے سے باہر جانے والی گندے پانی کی ٹل میں داخل ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں اس پائپ یا تالی میں پٹرول ڈالنے سے بہت جلد سانپ باہر نمودار ہو جاتا ہے۔

گرتے ہوئے بالوں کیلئے خصوصاً موسم سرما میں "ناریل کے تیل میں روغن ارڈ" کس کر کے لگانے سے فوری افاتہ ہوتا ہے۔

کم از کم تین عدد کھجور اچھی طرح چبا کر کھانے کے بعد ایک گلاس پانی نوش کر لیں، پندرہ بیس منٹ بعد سحری کھائیں آپ کا روزہ پُر سکون گزرے گا۔ دن بھر آپ کو پیاس و بھوک کی شدت محسوس نہ ہوگی۔

ہیضہ والے مریض کے لئے ٹھنڈا پانی شدت پیاس میں نہایت ہی مضر صحت ہے، ایسے مریض کے لئے "دارچینی، لیون، ادک" تینوں میں سے کسی ایک کو پانی میں اہال کر دیں جلد افاتہ ہوگا۔

بے ہوش آدمی کو کبھی پانی نہ پلائیں بلکہ ہوش میں آنے کے بعد پانی پلائیں۔

کپڑے سے سرخ روشنائی کا داغ دور کرنے کیلئے کپڑے کو اس جگہ پر "دہی" لگا کر دھوئیں۔

ہارٹ ایک سے محفوظ رہنے کیلئے رات "مغز بادام دس عدد" پانی میں بھگو دیں، صبح نہار منہ چبا کر کھائیں۔

زیتون کے تیل میں چند قطرے "لیون" کے ڈال کر رات کو سوتے وقت ہونٹوں پر لگائیں، ہونٹ نرم اور خوبصورت ہو جائیں گے۔

بچوں کی غذا ایسی ہونی چاہیے جو پتی، آسانی سے ہضم ہونے والی اور پروٹین سے بھری ہو جیسے "دودھ، مکھن، انڈے، گوشت کا شوربہ، دلیہ" وغیرہ۔

گرمیوں میں دودھ کو خراب ہونے سے بچانے کیلئے

ہر آدھا کلو دودھ میں 2 چائے کے چمچے "چونے کا پانی" ملا کر رکھیں، چونے کا پانی صحت کیلئے بھی مفید ہے کیونکہ اس میں کیلشیم کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے۔

جلے ہوئے حصے کی سوزش کم کرنے کیلئے وہاں "انڈے کی سفیدی" لگائیں، اس طرح نہ تو سوزش رہے گی اور نہ ہی آبلہ پڑے گا۔

بخار میں مبتلا مریضوں کے لئے "سیب" بہترین پھل ہے۔

اسہال (پیشش) کا عارضہ کسی کو ہو تو تھوڑا سا "انار دانہ 2 چمچے، 3 عدد چھوٹی الائچی، پودینہ برگ سبز" ایک گلاس پانی میں اہال کر چینی یا نمک ڈال کر نوش کریں۔

کسی بھی کریم میں "عرق گلاب، گیسرین اور لیون" ڈال کر پیسٹ بنالیں، روزانہ رات کو ہاتھ، پاؤں پر لگانے سے جلد نرم ہو جاتی ہے۔

بلڈ پریشر ہائی میں مبتلا افراد "مولی، کھیرا، بند گوبھی، چغندر، ادک، برگ پودینہ سبز" کو دن میں کم از کم دو بار لازمی سلا دیں استعمال کریں۔ اس کے ساتھ کثرت سے درود شریف اور نماز فجر کی سنتوں کے بعد ایک بار سورہ یٰسین پڑھ کر پانی پر دم کر کے نوش کر لیں، زندگی میں بلڈ پریشر کی تکلیف نہ ہوگی، یہ عمل مسلسل جاری رکھیں۔

معدے کی تیزابیت کے خاتمے کے لئے "اصل السوس (مٹھی)، آملہ خشک، کشیر (دھنیا خشک)، کوزہ مصری" کو ہم وزن لیکر سفوف تیار کر لیں، دن میں دو تین چمچ استعمال کریں۔

لیون کے رس میں مسواک یا برش ڈبو کر دو یا تین منٹ دانتوں کو صاف کرنے سے دانت موتی کی طرح سفید ہو جائیں گے۔

موسم گرما میں بلڈ پریشر Low کے مریض "سبز مرچ، پودینہ، ٹماٹر، مناسب پیاز، ادک" کا استعمال دن میں دو بار لازمی اور شروبات زیادہ پیئیں۔

آنکھوں کی سوجن کے خاتمے کیلئے روٹی (کاشن) کو دودھ میں ڈپ کر کے آٹھ دن منٹ آنکھوں پر رکھنے سے سوجن دور ہو جائے گی۔

بوڑھے مرد و خواتین ہلکی اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھائیں، سیر جتنی ہو سکے لازمی کریں۔

نظام ہاضمہ کی خرابی دور کرنے کے لیے صبح سویرے ایک گلاس پانی میں ایک عدد لیون کا رس نمک اور دارچینی ملا کر پینے سے ہاضمہ درست رہے گا اور سارا دن طبیعت بھی ہلکی پھلکی محسوس ہوگی۔

پیت کے کیزوں کے خاتمے کیلئے کرپلے کا سالن، آڑو اور گاجر کا استعمال مفید رہتا ہے۔

سالن میں اگر نمک یا مرچ زیادہ ہو جائیں تو دہی یا ٹماٹر ڈال دیں۔

اگر حلق میں پھجلی کا کانا ایک جائے تو لیون کا رس پینے سے کانا گل کر نیچے چلا جاتا ہے، کیلا منہ بھر کر کھانے سے بھی مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

اگر آپ کے ہاتھ پاؤں کو بہت زیادہ پسینہ آتا ہے تو پھر آپ گول بیگن لیکر اس کو پانی میں اہال کر پکنے کے بعد ہاتھ پاؤں پر آہستہ آہستہ روزانہ منٹنے سے آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

لیون اور ٹماٹر کو نمک ملے پانی میں رکھنے سے تروتازہ رہتے ہیں۔

جوزوں کے درد میں مبتلا مریض "برف والا ٹھنڈا پانی، چاول، لمبی، سرخ گوشت اور امرود" وغیرہ سے دور رہیں۔

شوگر اور جگر کے ہر قسم کے مرض میں مبتلا مریضوں کیلئے "اونٹنی کے دودھ کا استعمال" مسلسل اور حیرت انگیز نتائج دیتا ہے۔

گیس، قبض، بواسیر، خارش جیسے امراض میں "چمکدار، مٹھ، مصر سیاہ، نوشادر ٹھکری، گندھک، آملہ سار" ہم وزن لیکر باریک سفوف تیار کر کے گودا گھیکوار میں خودی خوب تیار کر لیں، روزانہ ایک گولی صبح و شام کھانے کے بعد پانی سے استعمال کریں۔

شوگر کے مریض رات سوتے وقت اور صبح نہار منہ بغیر گلی کے 2 چمچ روغن زیتون استعمال میں لائیں۔

سنت کے مطابق بیٹھ کر کھانے اور پانی پینے کے 6 فائدے: ① گردے خراب نہیں ہوتے

② گھٹنے ہمیشہ تندرست رہے ہیں۔ ③ ریڑھ کی ہڈی مضبوط رہتی ہے ④ دل کے وال بھی بند نہیں ہوتے ⑤ دماغ کمزور نہیں ہوتا ⑥ قبض کا مرض لاحق نہیں ہوتا۔

گاجر کے دو کلو جوس میں بادیاں عمدہ آدھا کلو بھگو دیں جب سارا جوس جذب ہو جائے تو خشک بادیاں میں 100 گرام مغز بادام ڈال کر کوٹ کر رکھ لیں۔ رات سوتے وقت ہمراہ دودھ ایک چمچ استعمال کریں۔ دماغ اور نظر کی کمزوری کیلئے

لا جواب ٹائیک ہے۔

خط و کتابت: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی مطب بھان اللہ
لندھیال روڈ کوٹ راجا شن ملے صبور 0301-4481583

اخبار الجماعۃ

اظہار افسوس

○ جناب محمد زاہد منتظم جامع مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجلس اقبال کے برادر اکبر چوہدری محمد سلطان رضائے الہی سے وفات پا گئے جن کی نماز جنازہ 28 ستمبر 2016ء خطیب مسجد ہذا جناب مولانا قاری عبدالصواب نے پڑھائی جس میں ہر مکتب فکر کے ساتھ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع و تحصیل رحیم یار خان کے ذمہ داران و دیگر افراد نے شرکت کی اور اظہار افسوس کیا۔

○ جناب حاجی غلام مصطفیٰ (بجلی ہاؤس والے) غلام مرتضیٰ جناب غلام مجتبیٰ کی والدہ ماجدہ 13 اکتوبر 2016ء جمعرات کی شام کو (بعارضہ گردے) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ 14 اکتوبر 2016 بروز جمعہ المبارک شام صابزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوریٰ تحصیل ناظم نے رقت آمیز انداز میں پڑھائی اور اور قبر پر دعا بھی خود کروائی۔ مرحومہ صوم و صلوة کی پابند اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ مدارس و مساجد کے ساتھ خصوصی تعاون ان کی پہچان تھی۔ تمام شعبہ زندگی سے اہم شخصیات اور افراد نے شرکت کی۔

رابطہ: غلام مصطفیٰ 0300-8675084

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان کے امیر ناظم کابینہ ارکان، مجلس عاملہ اور اراکین شوریٰ مرحومین کے در ثاء کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ دعا گو: صابزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوریٰ ناظم تحصیل رحیم یار خان

قاری تاج محمد شاہ کر کو صدمہ!

○ مولانا قاری تاج محمد شاہ کر خطیب پتوکی کی والدہ محترمہ مدد دن بیمار رہ کر خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ صوم و صلوة کی پابند تھیں۔ مرحومہ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بخشش فرمائے جو ار رحمت میں جگہ دے اور پیسہ اندگان کو صبر جمیل دے۔ نماز جنازہ میں علماء کرام جماعتی ذمہ داران سیاسی زعماء و دیگر مسالک کے حضرات و احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

منجانب: قاری عمران عاشق آباد

نامزدگیاں

○ قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان نے درج ذیل تقریریں کی ہیں:

۱۔ حافظ آصف مسعود جنرل سیکرٹری ASF خیبر پختونخواہ

۲۔ حافظ عبدالحمید صدر ASF لاہور

۳۔ حافظ صفی الرحمن صدر ASF گوجرانوالہ

۴۔ حافظ صہیب احمد آرگنائزر ASF آزاد کشمیر

۵۔ صدیق حیدر صدیقی صدر ASF مظفر گڑھ

۶۔ محمد مدثر صدر ASF منڈی بہاء الدین محمد عتیق جنرل سیکرٹری ASF منڈی بہاء الدین

منجانب: حافظ طلحہ احسان

جمعیت اساتذہ کا اجلاس

○ گذشتہ روز جمعیت اساتذہ فیصل آباد ڈویژن کا گوجرہ میں حافظ عتیق اللہ عمر صدر جمعیت اساتذہ پاکستان کی زیر صدارت اجلاس ہوا جس میں کثیر اساتذہ نے شرکت کی۔ ڈاکٹر محمد عباس جنرل سیکرٹری جمعیت اساتذہ ڈویژن فیصل آباد نے کہا کہ حکومت عربی اساتذہ کی خالی آسامیوں کو سائنس اساتذہ کی آسامیوں میں تبدیل نہ کرے اور دیگر مضامین کی طرح ”عربی ہشتم“ کا بھی امتحان لے۔

منجانب: شعبہ جمعیت اساتذہ ڈویژن فیصل آباد

ضرورت مدرسین

○ مدرسہ دارالحدیث اذکارہ کے شعبہ درس نظامی میں تدریس کے لیے ایک قابل محنتی اور بخیرہ مدرس کی ضرورت ہے جو کم از کم درج ذیل قابلیت کے حامل ہوں۔ فاضل وفاق المدارس السلفیہ، فاضل درس نظامی مع عصری علوم اور تدریسی تجربہ رکھتے ہوں۔ خواہشمند حضرات فوری طور پر رابطہ کریں۔

منجانب: عبداللہ یوسف ناظم مدرسہ دارالحدیث ساہیوال

0312-4403173 - 044-2521460

عظمت صحابہ کا دفاع

○ صحابہ کی عظمت کا دفاع ہر مسلمان کا فرض ہے۔ وطن عزیز میں اتحادی فضاء وقت کا تقاضا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ کے امیر قاری محمد حنیف ربانی نے جامع مسجد حسینؓ مین بازار بدو مہلی میں اہل حدیث پوتھ فورس بدو مہلی کی 41 ویں سالانہ مقام صحابہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مودی کے پاگل پن کا علاج ہماری مسلح افواج کرنا جانتی ہیں۔ پاکستان کے دفاع کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث پوتھ فورس کا بچہ بچہ اپنے امیر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہے۔ ہم نے ایٹم بم سجانے کے لیے نہیں بنایا بلکہ وطن عزیز کے دفاع کے لیے وطن دشمنوں کو سبق سکھانے کے لیے ہے۔ کانفرنس کا آغاز حافظ احسان الہی ظہیر کابلوں کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعت رسول مقبول کی سعادت قاری طلحہ شان نے حاصل کی۔ کانفرنس کی صدارت مقامی امیر محمد یونس بٹ نے کی۔ جب کہ شیخ سیکرٹری کے فرائض مرکزی جمعیت اہل حدیث بدو مہلی کے ناظم نذیر احمد اسد سندھو نے ادا کیے۔ کانفرنس سے صابزادہ ابوبکر سلطان یزدانی اور پروفیسر عبید الرحمن محسن نے بھی خطاب کیا۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی نامہ نگار بدو مہلی

دارالحدیث کی تقسیم اسناد کانفرنس

○ سالانہ تقسیم اسناد کے موقع پر دارالحدیث اذکارہ کی 57 ویں سالانہ کانفرنس مؤرخہ 15 نومبر 2016ء بروز منگل بعد نماز عشاء منعقد ہو رہی ہے جس میں مولانا محمد یوسف پسروری صاحب مولانا عتیق الرحمن شاہ محمدی اور مولانا حافظ عبدالبارط شیخ پوری و دیگر شیوخ الحدیث و اہم شخصیات تشریف لارہی ہیں۔

منجانب: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اذکارہ

ایبٹ آباد کا AYF کا نظم

○ جناب ذاکر الرحمن صدیقی صدر اہل حدیث پوتھ فورس پاکستان کی مشاورت سے اہل حدیث پوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کا درج ذیل نظم قائم ہوا: صدر: حافظ ذیشان احمد..... جنرل سیکرٹری: قاری یاسر صادق۔

منجانب: قاری اورنگزیب ناظم ضلع ایبٹ آباد

ضرورت رشتہ

ارائیں نیملی سے بیٹا، تعلیم: C.A. عمر: 32 سال۔ جاب: لاہور۔ دیندار گھرانے سے M.B.B.S. یا لیکچرار دراز قد بیٹی کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

رابطہ: صفی الرحمن: 0300-3656228 - 0336-3000730

حافظ عبدالرؤف یزدانی کو صدمہ

15 اکتوبر کو رات 2 بجے حافظ عبدالرؤف یزدانی کی خالہ برصائے الہی وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ قاری محمد حنیف ربانی صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء طلبہ اور مذہبی سماجی اور سیاسی شخصیات نے شرکت کی۔ احباب جماعت سے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

منجانب: حاجی عبدالغفور انتظامیہ مرکز رحمانیہ رشید پورہ لاہور
 گزشتہ دنوں شیخ میاں عبدالغفار دھالے صاحب نائب ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن کے والد محترم میاں شیخ برکت علی تقضائے الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی نماز جنازہ مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث گندھیاں روڈ میں مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت کے ذمہ داران اور دیگر مذہبی سیاسی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔
 منجانب: حافظ احمد اللہ سلیم صدر AYF کوٹ رادھا کشن

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں ڈاکٹر محمد حسن، مولانا عبدالقادر عثمان، ملک محمد اسلم آزاد، حافظ محمد اسلم جٹ، میاں محمد افضل، محمد سرفراز حسن، محمد ایوب سجاد و دیگر نے میاں محمد جمیل صاحب کی خوشدامن اور حضرت حافظ محمد اسماعیل روپڑی کے صاحبزادے حافظ محمد ایوب روپڑی کے انتقال پر اظہار تعزیت، دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔
 منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مالیوس ہونا گناہ ہے)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

مکمل ایمپلی فائر
 خود تیار کردہ
 دستیاب ہیں۔

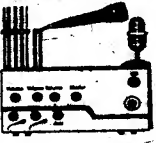
نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
 یونٹ، مائیک ہارن، سینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

ایمپورٹڈ U.P.S
 چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
 055-4213430



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی) نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
 محمد ذیشان ربانی
 فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029
 0343-6007696

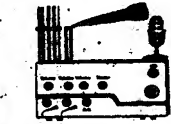
مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت پروپرائیٹرز ایم اکر ام منغل (اہر ملک)

سپر سٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم
 ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
 یونٹ، مائیک ہارن، سینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
 Loud Speaker Amplifier



بدوہائی محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ ملکینک کے پاس تشریف لائیں۔

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

Mob: 0321-7432246
 Mob: 0314-7967107
 Pl: 055-4213430

[illegible]

عظیم رسالہ
ڈاکٹر
سید
طیلسر
رحمن زیدی
حصہ
نمبر 6
الوار
2010
بعد از نماز
خمس

قاری عبدالشکور برق ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت و انتظامیہ مسجد ندوا
0321-5092800 مہر عبدالرشید اہل حدیث قصور شہر 0300-7575763

7:00 تا 6:00 بعد نماز فجر
تک ہو گئے۔ انشاء اللہ

خان پرنسز ٹیل ٹل گز می پکھری روڈ قصور 0300-6591151

حضرت مولانا
صاحبزادہ برق التوحیدی کی مایہ ناز کتاب

آفة الجوار

تحقیق مزید اور اضافات جدیدہ کے ساتھ چھپ گئی ہے

جسے بعض محسنین کے تعاون سے مدارس سلفیہ (المنین) کے شیوخ الحدیث طلبہٴ بخاری اور لائبریری کے لیے مددہ کیا جا رہا ہے۔

شیخ الحدیث پیر محمد یعقوب قریشی ریشی رحمہ اللہ

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ اجد چھتوی حفظہ اللہ

شیخ الحدیث حافظ عبد العزیز علی حفظہ اللہ

شيخ الحديث حافظ عبد الستار حماد حفظه الله

تحریک ختم نبوت کے اولین نقوش

اسلام اور دہشت گردی



فون: 042-37244973
 مادیہ حلیمہ سنٹر اور بازار لاہور

041-2631204-فون: فیصل آباد پٹرول پمپ مقابل راولپنڈی روڈ

مکتبہ اسلامیہ کی اہم کاوشوں کے ذریعے

شاہرہ زندگی کو علم و عمل سے روشن کیجئے



امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری

مؤلف: ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری

محقق: حافظ عبد اللہ

محقق: حافظ عبد اللہ

صحیح بخاری

جلد 1 | مترجم 3 جلدیں | مع شرح 8 جلدیں

- اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام
- مختلف نسخوں سے تقابل کے بعد نسخہ
- بندہ کے مطابق صحیح کا اہتمام
- خوبصورت طبعات، دیدہ زیب سرورق

امام العصر مولانا محمد جوگاری

محقق و نظافت

حافظ عزیز علی زئی

تخریج و تحقیق شدہ ایڈیشن

تفسیر ابن کثیر

- تمام آیات قرآنیہ، احادیث گریہ کی مکمل تخریج و تحقیق کا اہتمام
- خوبصورت سرورق، معیاری طبعات، بہترین کاغذ، مناسب قیمت

ترجمہ: پروفیسر سعید محمد سعیدی

محقق: شیخ الحدیث ابو محمد بلال احمد

محقق: حافظ عبد اللہ

محقق: حافظ عبد اللہ

سنن ابن مہاجر

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوينی

- مکمل اور صحیح ترین نسخوں سے تقابل و موازنہ
- مختلف مگر جامع و نافع تخریج کا اہتمام
- سادہ، سہل اور سلیس ترجمہ
- صحت و قبح کے اعتبار سے ہر حدیث پر واضح حکم
- مطبوع نسخوں میں پائی جانے والی غلطیوں کی تصحیح اصلاح کی گئی ہے

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری

محقق: شیخ الحدیث ابو محمد بلال احمد

محقق: حافظ عبد اللہ

محقق: حافظ عبد اللہ

صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

- آیات گریہ کی تخریج
- احادیث مبارکہ کی تخریج اور حدیث نمبر کے ذریعے دیگر کتب احادیث کی طرف رہنمائی
- اقوال و روایات صحیحہ کا اتنا ہی ترجمہ الفاظ
- مختلف معتبر نسخہ جات سے تقابل اور موازنہ

محدث العصر حافظ عبد اللہ زئی

محقق: حافظ عبد اللہ

محقق: حافظ عبد اللہ

محقق: حافظ عبد اللہ

مؤجدات الہدیٰ

مؤجدات الہدیٰ

- صحت و قبح کے اعتبار سے ہر حدیث پر واضح حکم
- مختلف مگر جامع و نافع تخریج کا اہتمام
- آسان فہم اور سلیس ترجمہ
- ترجمہ، تحقیق و شرح
- تفصیل کے نام سے بہترین شرح
- احادیث، آثار اور سلف صالحین کے اقوال سے مزین

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری

محقق: شیخ الحدیث ابو محمد بلال احمد

محقق: حافظ عبد اللہ

محقق: حافظ عبد اللہ

مشکوٰۃ المصابیح

مع الإكمال فی اسماء الرجال

- تین جلد میں
- مختلف ایڈیشن
- صحت و قبح کے اعتبار سے روایات پر حکم
- پہلی بار الإكمال فی اسماء الرجال کا مکمل ترجمہ اور تحقیق
- مختلف مگر جامع تخریج
- آسان فہم ترجمہ
- صحت و قبح کے اعتبار سے روایات پر حکم

042-37244973

042-37232369

041-2631204

041-2641204

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فیصل آباد: میمنٹ سٹریٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد

مکتبہ اسلامیہ



Weekly AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell. 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116

بانی جامعہ اہل حدیث (المنین والیسات)

حافظ عبدالغفور

عزیزین علامہ محمد دنی

ماہنامہ 22 محرم الحرام

نمبر 4

جمعہ المبارک

2016

جامعہ علوم اتریںہم

شعبہ اسلامیات

حافظ عبدالکرم

احمد حقیق

تقریریں بخاری

33 رسالہ

شریف

ساجدہ

علی محمد ابوتراب

عبدلرزاق

عبدلرشید

صديق

سید الدین خاں

جلد 1

تقسیم

حافظ عبدالغفور

سید الدین

حافظ عبدالغفور

جامعہ قاسمہ شاہجہ سے الحاق ہونے پر سال 5 طلبہ کا داخلہ ہوا۔ ائمہ دین کے طلباء بھی شراہ پہنچ گئے ہیں۔

اساتذہ کرام کے ذریعے طلبہ کو تعلیم دینا ہے۔

جامعہ قاسمہ شاہجہ سے الحاق ہونے پر سال 5 طلبہ کا داخلہ ہوا۔ ائمہ دین کے طلباء بھی شراہ پہنچ گئے ہیں۔

اساتذہ کرام کے ذریعے طلبہ کو تعلیم دینا ہے۔